THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the September 30, 2022
(321st Session)
Volume V, No.03
(Nos.01-12)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume V *SP.V (03)/2022*
No.03 *15*

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of public importance raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding killing of a child in Tangi, Khyber Pakhtunkhwa 2
3. Point raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding the contributions made by the influential Muslim scholar Shaikh Yusuf al-Qaradawi 3
4. Fateha 4
5. Questions and Answers 4
6. Leave of Absence 52
7. Motion Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice on [The Specific Relief (Amendment) Bill, 2022] 54
8. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice on [The Limitation (Amendment) Bill, 2022] 55
9. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2022] 55
10. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Foreign Affairs regarding foreign visits of Prime Minister during the last three years 56
11. Presentation of report of the Standing Committee on Aviation regarding closing of PIA booking office in Hyderabad 57
12. Presentation of Report of the Standing Committee on Aviation regarding Moenjodaro Airport 57
13. Presentation of Report of the Standing Committee on Housing and Works regarding low rental ceiling of the employees 58
14. Presentation of Report of the Standing Committee on National Health, Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS) Bill, 2022] 60
15. Presentation of report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Medical and Dental Council Bill, 2022] 63
16. Presentation of Report of the Standing Committee on Religious Affairs and Interfaith Harmony on [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2022] 64
17. Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power (Amendment) Bill, 2022] 65
18. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding reason of some unreleased amount of NFC Award out of the share of Khyber Pakhtunkhwa 65

19. Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue on [The State-Owned Enterprises (Governance and Operations) Bill, 2022] 66
20. Consideration and Passage of [The Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022] 66
21. Consideration and passage of the Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022 68
22. Consideration and Passage of [The Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) (Amendment) Bill, 2022] 74
23. Point of Public Importance raised by Senator Dilawar Khan regarding imposition of taxes on tobacco industry of Khyber Pakhtunkhwa 75
- Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition 79
- Senator Azam Nazeer Tarar, Leader of the House 82
24. Point of Public Importance raised by Senator Abdul Qadir regarding consideration of illegal ouster of Director Administration by Board of Governors of Virtual University 86

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the September 30, 2022

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَ اِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ يُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ وَ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۚ وَ يُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ وَهُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَهُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: اللہ اس (نعمت) کو جو کسی قوم کو (حاصل) ہے نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ بُرائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر وہ پھر نہیں سکتی، اور اللہ کے سوال اُن کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اور وہی تو ہے جو تم کو ڈرانے اور اُمید دلانے کے لیے بجلی دکھاتا اور بھاری بھاری بادل پیدا کرتا ہے۔ اور رعد اور فرشتے سب اُس کے خوف سے اُس کی تسبیح و تحمید کرتے رہتے ہیں اور وہی بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے گرا بھی دیتا ہے اور وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں اور وہ بڑی قوت والا ہے۔

(سورۃ الرعد: آیات 11 تا 13)

جناب چیئرمین: السلام و علیکم، جزاک اللہ۔ جمعہ مبارک۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: میری گزارش ہے کہ question hour کو لے لیتے ہیں، اس کے بعد آپ لوگ بات کریں، آج جمعے کا دن ہے اور میں نے آج commenced motions conclude بھی کرنے ہیں، اس پر آپ میں سے بھی کسی نے بولنا ہے، یہاں سے بھی بولنا ہے، اس لیے میری یہ گزارش ہے۔ جی سواتی صاحب۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب چیئرمین! کل مریم نواز شریف اور صفدر کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اُس کا اس سے کیا تعلق ہے؟ اس میں کوئی public importance نہیں ہے۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب والا! ایک منٹ، سب سے بڑا public importance ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر چور اور چوکیدار آپس میں مل گئے تھے تو کم از کم عدالت کا بھی کوئی فرض تھا کہ Avenfield موجود ہے، عمارت موجود ہے، اس کا کوئی مالک ہے۔ اگر خدانخواستہ میں اپنے چیئرمین سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ میں آج ایک Bill لے کر آتا ہوں اور اُس طرف کے لوگ میری مدد کریں تاکہ پورے سینیٹ کی عمارت کو ہم باقاعدہ اپنے نام پر کرلیں۔ اس imported حکومت کی اپنی قومی اسمبلی ہے، وہاں سے بھی ہم pass کروالیں گے اور سینیٹ کی پوری عمارت کو اپنے نام کروالیں گے۔ جناب والا! میرے ملک کے قانون کے ساتھ، میرے ملک کے لوگوں کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے اور اگر اسی طرح قانون ان assemblies, Parliament میں بنتے رہے تو پھر اللہ جانے اس ملک پاکستان اور اس کے مستقبل کا کیا ہوگا؟

جناب چیئرمین: شکریہ، بہرہ مند تنگی صاحب۔

Point of public importance raised by Senator Bahramand Khan Tangi regarding killing of a child in Tangi, Khyber Pakhtunkhwa

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرے گاؤں تنگی کے محلّہ کالج کرونہ میں ایک بچی حنا جو تقریباً چھ، سات سال کی تھی، وہ بچی پچیس تاریخ کو گھر سے نکلی۔ وہاں نو سال سے ایک حکومت ہے اور جیسے وہ بچوں کو تحفظ دے رہے ہیں۔ سواتی صاحب ابھی ایک point پر کھڑے ہو کر بات تو کرتے ہیں لیکن یہ میرے گاؤں اور میرے محلے کا important issue ہے۔ چھ، سات سال کی

حنا پچیس تاریخ کو گھر سے نکلی اور چھبیس تاریخ کو اس کی لاش گھر کے سامنے کچرے سے ملی۔ اس کے والد دیہاڑی دار ہے، وہ ایک غریب کی بچی تھی، ان کی کوئی approach نہیں ہے، ان کے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس کا پہلے تنگی ہسپتال میں post-mortem ہوا پھر رجڑ کے ہسپتال میں ہوا لیکن آج تیس تاریخ تک کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ سواتی صاحب یا باقی ساتھی تو بہت زیادہ بات کرتے ہیں لیکن KP جہاں آئے روز اس طرح کے واقعات ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے ہم اس پر report لے لیتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب! IG and Chief Secretary سے اس پر report لے لیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! اس پر report نہیں بلکہ آپ ruling دے دیں کہ اس طرح کے واقعات اور خصوصاً جس طرح بچیوں کی عزت کو تار تار کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: تنگی صاحب! ruling سوچ سمجھ کر دیں گے لیکن ابھی report لے لیتے ہیں۔ جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! عالم اسلام کی ایک بہت بڑی شخصیت علامہ شیخ یوسف القرضاوی تین دن پہلے فوت ہو گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کے لیے آپ کی اجازت سے دو جملے کہوں اور پھر بعد میں ان کے لیے فاتحہ پڑھیں۔

جناب چیئرمین: جی جلدی کر لیں اور دعا کر لیتے ہیں۔

Point raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding the contributions made by the influential Muslim scholar Shaikh Yusuf al-Qaradawi

سینیٹر مشتاق احمد: جی ٹھیک ہے۔ جناب چیئرمین! شیخ یوسف القرضاوی 9th September, 1926 کو پیدا ہوئے اور چھیانوے سال کی عمر میں 26th September, 2022 کو قطر میں فوت ہوئے۔ وہ قطر کی حکومت کے مہمان تھے۔ وہ انتہائی انقلابی شخصیت تھے، انہوں نے 170 کتب چھوڑی ہیں، انہیں شاہ فیصل ایوارڈ بھی ملا تھا، انہیں دبئی کی اعلیٰ شخصیات کا ایوارڈ بھی ملا تھا۔ وہ عالم اسلام کی بہت بڑی شخصیت تھے اور مفتی اعظم تھے، الجزیرہ چینل پر ان کے programme بیک وقت 60 million people دیکھتے تھے۔ وہ مصر کے تھے لیکن مصر کے dictator نے انہیں جلا وطن کر دیا تھا۔ انہوں نے دستور اور جمہوریت کے لیے اپنے ملک کو

چھوڑا اور چھیانوے سال کی عمر میں جلاوطنی کی حالت میں وفات پائی۔ ان کی بیٹی اولیٰ اور داماد ابھی بھی مصر کی جیل میں ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ میں قطر کے حکمران خاندان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے شیخ صاحب کو پناہ دی اور انہیں مہمان کے طور پر رکھا۔

جناب چیئرمین! بدقسمتی یہ ہے کہ ہمارے اتنے اہم لوگ، اتنے بڑے لوگ جو عالم اسلام کے مایہ ناز سپوت ہوتے ہیں، سرمایہ ہوتے ہیں، انہیں اپنے ہی حکمرانوں کے ہاتھوں جس طرح اذیت، جیل اور جلاوطنی ہوتی ہے، یہ بہت افسوس ناک بات ہے۔ وہ جو اتنی بڑی علمی شخصیت تھے، انہیں دہشت گرد قرار دیا گیا تھا۔ جو قلم سے جمہوریت اور دستور کی بات کرتے ہیں dictators انہیں دہشت گرد قرار دیتے ہیں، جلاوطن کر دیتے ہیں، اس پر ہمیں بہت افسوس ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایوان علامہ شیخ یوسف القرضاوی جو عالم اسلام کے مفتی اعظم تھے، ان کے لیے اور ان کے خاندان کے لیے دعا کریں۔

جناب چیئرمین: جی بالکل دعا کرتے ہیں۔

Fateha

(اس موقع پر مرحوم شیخ یوسف القرضاوی کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

Questions and Answers

Mr. Chairman: Question hour. Question No. 21 of Senator Naseebullah Bazai.

(Def.) *Question No. 21 Senator Naseebullah Bazai: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the policy of induction of officers from provincial service into Pakistan Administrative Service;

(b) the province wise breakup of officers inducted in Pakistan Administrative Service under the said policy; and

(c) the total existing number of PAS Officers in Pakistan in all grades indicating the number

and overall percentage of officers from Balochistan Province?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Induction of officers from provincial services into PAS is Made as per provisions contained in the Provincial Management Services (PMS) / Provincial Civil Services (PCS) induction into Pakistan Administrative Service Rules, 2020 notified vide SRO No. 274(1)/2021 dated 23-02-2021 (Annex-I).

(b) The province wise breakup of officers inducted in Pakistan Administrative Service under Provincial Management Services (PMS) / Provincial Civil Services (PCS) induction into Pakistan Administrative Service Rules, 2020 is as under:

Punjab	Sindh	KPK	Balochistan	GB	Total
04	03	01	02	01	11

(c) The total existing number of PAS officers in Pakistan in all grades indicating the number and overall percentage of officers from Balochistan Province are as under:

Grade / BPS	Total number of PAS officers	Total number of officers from Balochistan	Overall percentage officers from Balochistan province
BS-17	166	11	07%
BS-18	288	26	09%
BS-19	204	13	06%
BS-20	109	01	0.91%
BS-21	73	03	04%
BS-22	49	02	04%

(Annexure has been placed in Library and on the Table of the mover/concerned Member)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: جناب چیئرمین! انہوں نے جو جواب دیا ہے میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں، اس لیے اس سوال کو کمیٹی میں بھیجا جائے تاکہ وہاں اس پر بحث کی جاسکے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر برائے پارلیمانی امور۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی (وزیر برائے پارلیمانی امور): جناب چیئرمین! اگر کوئی بات کر دیں وہ کیوں مطمئن نہیں ہیں تو شاید ہم انہیں مطمئن کرلیں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر نصیب اللہ بازئی۔

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: جناب! انہوں نے مجھے جو جواب دیا ہے، وہ انتہائی shortcut ہے۔ اس طریقے سے جواب نہیں دیا جاتا ہے۔ میں نے ان سے پورے process کا پوچھا تھا۔ انہوں نے shortcut کرکے صرف صوبوں کا quota ظاہر کیا ہے۔ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں آپ سے اور منسٹر صاحب سے یہی request کروں گا کہ اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔ ہم وہاں اس پر تسلی سے بحث کریں گے۔

Mr. Chairman: Yes, honorable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب! اسے کمیٹی میں بھیجنے کے حوالے سے جو آپ مناسب سمجھیں لیکن 2020-21 میں rules کے مطابق بلوچستان کے share کے مطابق اس کی کل 51 seats کے Total number of applicants were 66. 27 تھیں۔ 21 candidates appeared in the written NOCs receive ہوئے۔ examination. ان 51 سیٹوں کے لئے صرف 11 candidates نے qualify کیا۔ ابھی 40 سیٹیں خالی ہیں۔ ان کے لئے پھر سے re-advertisement ہوگی۔ پوری details and rules جواب میں دیے گئے ہیں۔ ساری چیزیں سامنے ہیں۔ اس کے باوجود اگر آپ سمجھتے ہیں تو اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔

جناب چیئرمین: پہلے ذرا دوسروں کے supplementary questions لے لیں۔ جی سینیٹر دنیش کمار۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! انہوں نے quota کے حساب سے جو لکھا ہے، اس میں BPS-20 میں total number of PAS officers is 109. بلوچستان سے صرف ایک ہے جس کا 0.91 just percentage بنتا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے پتہ کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہمارے پاس قابل افسران نہیں ہیں یا انہیں نظر انداز کیا جاتا ہے۔ یہ ایک فیصد بھی نہیں بنتا ہے۔ یہ ظلم ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جیسے سینیٹر بازئی صاحب نے کہا کہ اسے کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ ہم یہ دیکھیں کہ بلوچستان کے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے۔ ہم کمیٹی میں اس پر بات کر سکیں۔ جناب آپ بھی son of soil ہیں۔ بلوچستان پاکستان کا دل ہے۔

جناب چیئرمین: جی بالکل میں son of soil ہوں لیکن مجھے پورے ایوان کو بھی چلانا ہے۔ اب منسٹر صاحب کو سنتے ہیں۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جناب! انہوں نے percentage کی بات کی ہے۔ اس حوالے سے مفصل جواب دیا گیا ہے۔ 2020-21 میں جو قوانین بنائے گئے ہیں اور جو SRO ہیں، اس کے تحت اس میں کسی قسم کی کوئی discrimination نہیں ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب برائے مہربانی منسٹر صاحب کو سنیں۔

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: جو سوال کیا گیا ہے، اس کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب میں ابھی جواب دیتا ہوں۔ میری تیاری پوری ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہر سوال کو کمیٹی میں نہ بھیجا جائے۔ جو جواب میں دیا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ induction of officers from provincial services into PAS is made as under provisions contained in the Provincial Management Service and Provincial Civil Services. پوری detail سے جواب دیا گیا ہے۔ برائے مہربانی سینیٹر صاحب سے ان کا سوال repeat کروائیں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر دنیش کمار۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! میں نے اس سوال کے ایک جز پر بات کی ہے۔ جواب میں لکھا گیا ہے کہ پاکستان میں PAS افسران تمام گریڈ کے موجودہ کل تعداد میں صوبہ بلوچستان سے تعلق رکھنے والوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ میں آپ کے جواب سے ہی سوال بنا رہا ہوں۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ گریڈ 20 کے 109 افسران میں سے بلوچستان سے ایک افسر کا تعلق ہے۔ یہ 0.91 per cent بنتا ہے۔ میرا منسٹر صاحب سے یہی دردمندانہ سوال ہے کہ آپ نے جواب میں لکھا ہے کہ کل 109 افسران میں سے بلوچستان کا صرف ایک ہی افسر ہے حالانکہ ہمارا quota 6 per cent بنتا ہے۔ آپ جواب کیوں نہیں دے رہے ہیں حالانکہ سوال بالکل clear ہے۔ میں پوچھ کیا رہا ہوں اور آپ بتا کیا رہے ہیں۔ آپ کی تیاری نہیں ہے تو بتا دیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: میں اپنے معزز ممبر کو بتا دوں کہ جو general quota or merit quota تھا، وہ 7.5 per cent تھا۔ اسے سارے صوبوں پر تقسیم کرنے کے بعد بلوچستان کا 6 to 8 per cent بنتا ہے۔ ان سیٹوں پر اب وہ 6 نہیں بلکہ 8 per cent ہے۔ میرا خیال ہے کہ معزز ممبر نے اس کی تفصیل نہیں سنی کہ جو induction of officer into PAS from PMS and PCS ہوئی ہے، اس میں بلوچستان کی 51 سیٹیں بنتی تھیں۔ سینیٹر دنیش کمار میری عرض سن لیں۔ سیٹوں کی division اس دفعہ بجائے 6 کے 8 per cent پر ہوئی ہے کیونکہ جو 7.5 per cent for merit تھا، اسے بھی صوبوں پر تقسیم کیا گیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ 8 فیصد کے اعتبار سے بلوچستان کی سیٹیں 51 بنتی ہیں۔ معزز ممبر یہ بات نہیں سمجھ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار برائے مہربانی پہلے ایک دفعہ ان کی بات پوری سن لیں۔

جناب مرتضیٰ جاوید عباسی: اگر ہر چیز کے لئے بات کا بتنگڑ بنایا جائے گا تو میں کیسے جواب دے سکوں گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار اور سینیٹر دوست محمد براہ مہربانی پہلے ایک دفعہ ان کی بات پوری سن لیں۔ یہ question hour ہے۔ سب نے اپنی باری پر بولنا ہوتا ہے۔ جی منسٹر صاحب۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: میری گزارش یہ ہے کہ جب یہ 51 سیٹیں پر ہو جائیں گی جن میں 40 ابھی خالی ہیں تو پھر بلوچستان کو اس کا پورا quota ملے گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ معزز ممبر percentage کی بات کر رہے ہیں۔ Available seats کے حساب سے ہی quota divide ہوتا ہے اور percentage بنتی ہے۔ اس حوالے سے میں نہیں سمجھتا کہ بلوچستان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے۔ بلوچستان کو تو موجودہ اور اس سے پہلے ہر حکومت نے ترجیح دی ہے تاکہ انہیں کسی حوالے سے discrimination feel نہ ہو، شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار تشریف رکھیں۔ آپ کا ضمنی سوال ہو گیا۔ جی سینیٹر حاجی ہدایت اللہ۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر حاجی ہدایت اللہ: شکریہ، جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحب سے سوال نہیں بلکہ ایک عرض کروں گا۔ انہوں نے جواب میں KPK لکھا ہے۔ اگر Khyber Pakhtunkhwa پورا نہیں لکھ سکتے تو K-Pakhtunkhwa or Pakhtunkhwa لکھیں۔ یہ ضروری ہے۔ آئندہ کے لئے آپ اس حوالے سے ہدایات جاری کریں۔ صرف KPK لکھنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے صوبے کو جو ابھی ایک سیٹ دی گئی ہے، اسے بڑھایا جائے، شکریہ۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب خود صوبہ خیبر پختونخوا سے ہیں۔ جی جواب دیں۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب! بالکل آئندہ تمام Ministries کو یہ ہدایت دی جائے گی کہ وہ خیبر پختونخوا پورا لکھا کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ سب available seats and quota کے مطابق ہوتا ہے۔ صوبوں کا جو quota ہوتا ہے، اس کے مطابق seats allocate ہوتی ہیں۔ اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کی جا سکتی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Question No.26. Senator Kamran Murtaza. He is not present.

(Def.) *Question No. 26 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Aviation be pleased to state that:

(a) whether there is any proposal under consideration to dissolve Pension Trust of the Civil Aviation Authority, if so, reasons thereof;
(b) whether it is also a fact that the pension fund of civil aviation authority is being transferred to the Government, if so, details thereof; and
(c) the steps being taken for protection of the financial rights of the pensioners of Civil Aviation Authority?

Khawaja Saad Rafique: (a) There is no proposal under consideration to dissolve "CAA Employees Pension Fund Trust" of the Authority.

(b) There is no proposal under consideration to transfer the Employees' Pension Fund of Civil Aviation Authority to the Federal Government of Pakistan.

(c) CAA Service Regulations-2014 (Revised version-2019) is the guiding document to protect the financial rights of the pensioners of Authority. CAA has established "CAA Employees Pension Fund Trust" with the participation of indigenous employees being trustees of fund. To manage pension fund and to protect the financial rights of pensioners. To ensure sustainability and growth of pension fund, funds are being invested with the highest return generating instruments, Payment or pension and retirement benefits is made in a timely manner and there are appropriate controls in place to ensure accuracy, transparency and timely disbursal of payment to pensioners.

Mr: Chairman. Question No. 27. Again Senator Kamran Murtaza. He is not present.

(Def.) *Question No. 27 Senator Kamran Murtaza: Will the Minister for Aviation be pleased to state:

(a) weather it is a fact that pension of the Civil Aviation Authority's pensioners has not been increased since 2020, if so, reasons thereof;
(b) whether it is also a fact that House Grant and Leave Encashment are not being granted to the said pensioners since October, 2021, if so, reasons thereof; and
(c) the steps being taken for provision of the said fringes and benefits to the pensioners of Civil Aviation Authority indicating tentative time frame?

Khawaja Saad Rafique: (a) It is stated that Civil Aviation Authority in 2014 for the firth time prescribed "CAA Employees Pay & Pension Regulations 2014" in exercise of powers conferred under section 12 read with section 27 of CAA Ordinance 1982 and since 30-11-2014 the CAA pay & pension increase was delinked from the Federal Government. However, the CAA Board in terms of Regulation 13(4) the CAA Board is obligated to revise the pay and pension at least once in three years.

Further as per Regulation 23 pay and pension committee is constituted to recommend revision in pay and pension of CAA employees annually.

In addition to above, Regulation 76 (2) ordains that at the time of revision of Adhoc increase in pay, CAA shall also increase the pension in equitable ratio and which

shall not be less favourable as compared to the increase in pension granted by the Federal Government.

Accordingly, revision of pay scale of regular employees is made after an interval of three years. Likewise the pension should have been enhanced after three years. Disregarding the said regulations provision, pension increase to CAA pensioners was made in line with the benefit announced by the Government of Pakistan.

Since, the pay scale defined by the Authority are higher as compared to the pay scales defined by the Government of Pakistan, the pensioners of Authority are receiving high pension as compared to the pension drawn by GoP employees of the same grade.

The CAA Board and the Federal Government has not increased in pension in 2020.

Subsequently, DGCAA constituted a pay & pension committee in terms of Regulation 23 read with Regulation 76(2) of CAA Service Regulations-2014 (Revised 2019) on 26th November, 2021 to study and recommend increase in PCAA pension. The Committee furnished its recommendations to increase in pension with effect from 1st July, 2021 The same was presented to PCAA Board in its 191st 192nd & 193rd meetings held on 25th March, 8th April, & 30th June, 2022 respectively. However, Members of the Board raised few technical queries related to financial impact which are being addressed. The same shall be presented in the upcoming PCAA Board meeting.

(b) Special House Building Grant:

It is apprised that the PCAA Board in its 192nd meeting held on 8th April, 2022 has withdrawn the Special House Building Grant due to following, reasons:—

- At the time of initial approval of Special House Building Grant by CAA Board's 181st meeting held on 27th November 2019, the quorum of the board was not complete, hence approval accorded for the said grant is "void ab initio".
- PCAA Board also constituted a committee in the chairmanship of Joint Secretary Aviation with members from Finance Division and PCAA. The committee concluded that the special house grant is not financially sustainable/feasible.
- Moreover, the pensionary benefits for PCAA employees are calculated on the basis of emoluments received as per Civil Aviation Service Regulations-2014 revised 2019 and the Special House Building Grant is not prescribed under the definition of emoluments.
- In this regard, an Admin Order has been issued for cessation and recovery of payments made to all such retired employees/ pensioners who have received Special House Building Grant.

Furthermore, it is a settled principle that grants cannot be withdrawn from the pension fund of employees and cannot be regarded as "pensionary benefits"; same principle is upheld by the Honourable Supreme Court in 2022 SCMR-518. Moreover, there is no concept of grants in any Government setup for their retiring officials. This was an exception and was granted

without lawful Authority and without any financial impact consideration. The Authority cannot sustain any such endeavours which endangers the whole pension fund/ scheme in future.

Leave Encashment:

Leave encashment upto 365 says for PCAA retiring employees was originally approved in CSR 2014 later on, PCAA Board in its 181st meeting held on 27th November 2019 approved leave encashment at accumulated leave balance of 730 days which is extraneous and a financial burden to PCAA. Accordingly, the rule of leave encashment, in the Civil Aviation Service Regulations 2014 (revised 2019), was amended with the approval of PCAA Board in its 192nd meeting held on 8th April, 2022 (Encl-03). The reduction in number of days for leave encashment has been done to align it with the Federal Government rules/Estacode.

(c) It is apprised that no payment on account of Special House Building Grant shall be made by PCAA in line with decision of CAA Board rather the same is liable for recovery from employees who were disbursed the same earlier, as the same is without lawful authority and not covered under the defined retiring benefits. As regards, leave encashment in lieu of LPR i.e. 365 days, payment of the same as been resumed in May 2022 and so far 58 officers / staff have been disbursed the same.

Mr: Chairman: Yes, Senator Bahramand Khan Tangi, Question No. 39.

*Question No. 39 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister In-charge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) the details of BS-17 and above officers posted in Establishment Division from 2008 till date with cadre-wise breakup i.e. PCS/PMS/Federal Government;

(b) the details of officers inducted in OMG and other service groups through lateral induction/absorption from 2008 till date; and

(c) the number of officers repatriated by the Establishment Division to their parent departments after absorption in various Ministries/Divisions and attached departments, following the May 2013 verdict of the Supreme Court?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) The detail of BS-17 and above officers posted in Establishment Division from 2008 till date is as under:

i. List of Secretaries is at Annex-I.
ii. List of Additional Secretaries is at Annex-II.
iii. List of Sr. Joint Secretary/Joint Secretaries is at Annex-III.
iv. List of Deputy Secretaries is at Annex-IV.
v. List of Section Officers is at Annex-V.

(b) The detail from 2008 till date is as under:

i. List of Armed Forces Officers and Provincial Governments Officers inducted in Pakistan Administrative Service (PAS) is at Annex-VI.
ii. List of Armed Forces Officers inducted in Police Service of Pakistan (PSP) is at Annex-VII.

iii. List of Provincial Police Officers encadred in PSP is at Annex-VIII.

iv. List of officers appointed by transfer in Office Management Group (OMG) is at Annex-IX.

v. List of officers inducted in Secretariat Group (SG) is at Annex-X.

(c) Nil report. Hon'ble Supreme Court of Pakistan in the referred judgment has neither declared any law of the Federal Government ultra-wires of the constitution nor directed to repatriate the Federal Government officers absorbed under the relevant laws. Moreover, Apex Court vide Order dated 16-12-2019, passed in Civil Appeal No.1481 of 2015 (Annex-XI) declared the absorption in Military Lands and Cantonments Group (ML&CG) proper & legal. The Court further observed in para 25 of the said judgment that verdict passed by Apex Court in Crl. Org Petition No. 89/2011 is not relevant as the Court was there considering the laws applicable to civil servants of Government of Sindh.

However, it is clarified that Establishment Division is the cadre administrator of four Occupational Groups/Services i.e. PAS, PSP, SG & OMG. The officers are appointed in these groups/services through initial appointment/ induction/ encadrement / appointment by transfer under the relevant laws/rules of the respective service/group/cadre. The details whereof is as under:

i. Induction in PAS is made under Rule 7 of the Civil Service of Pakistan (Composition and Cadre) Rules, 1954 (Annex-XII) read with Provincial Management Services (PMS) and Provincial Civil Services (PCS) induction into

PAS Rules 2020 (Annex-XIII) which was approved by the Federal Cabinet and concurrence of FPSC.

ii. Appointment by transfer in OMG is made under Paras 5 & 9 of OMG Constitution-1975 (Annex-XIV) and Appointment by Transfer in Office Management Group (Conduct of Examination) Rules, 2020 (Annex-XV), notified with the approval of the Federal Cabinet and concurrence of FPSC.

iii. Provincial Police Officers are encadred/ appointed in PSP under Rule 7 of PSP (Composition, Cadre & Seniority) Rules, 1985 (Annex-XVI).

iv. Induction in Secretariat Group is regulated under policy O.Ms available at Sl No. 8 of Chapter-3 of Estacode-2021 (Annex-XVII).

v. Armed Forces Officers are inducted in three Groups i.e. PAS, FSP & PSP under Policy O.M dated 10-03-1982 (Annex-XVIII).

(Annexures have been placed in Library and on Table of the mover/concerned Member)

Mr. Chairman: Answer is taken as read. Is there any supplementary?

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں نے اپنے سوال میں تین breakups دیے تھے۔ ان میں part (a) میں،میں نے سوال پوچھا تھا کہ Establishment Division میں 2008کے بعد اب تک جتنے بھیBPS-17 کے افسران موجود ہیں، مجھے ان کی cadre-wise details provide کریں۔ انہوں نے Annex-I to Annex-V میں جواب تو دیا ہے لیکن cadre-wise breakup نہیں

دیا ہے۔ صرف نام اور جس صوبے سے ہے، وہی دیا ہے۔ I think this is not fair, this is not acceptable کیونکہ میں نے جو مانگا ہے، اسے چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے 2008 سے till date, in the OMG through lateral induction/absorption, details مانگی تھیں۔ میں نے جو مانگا ہے، وہ مجھے نہیں دیا گیا ہے۔ میں نے دو سوال کیے تھے، یہ جواب آتے ہیں these are not satisfactory. باقی وزیر صاحب بیٹھے ہیں، وہ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرے معزز colleague نے دو سوال کئے ہیں کہ Establishment Division میں 2008 سے تعینات افسروں کی تفصیل، جس کی پوری تفصیل دی گئی ہے۔ اس میں یہ written جواب ہے، اگر آپ کہیں تو میں پڑھ دوں۔

یہاں 18 Secretaries ہیں، 29 Additional Secretaries ہیں، 93 Joint Secretaries ہیں، 173 Deputy Secretaries ہیں، 344 Section Officers ہیں، یہ پوری تفصیل ہے۔ یہ کس قانون کے تحت ہے، ان میں Pakistan Administrative Services, Police Services, Appointment, Promotion and Transfer کے جو rules ہیں، ان کے حوالے سے جو طریقہ کار دیا گیا ہے، ان میں آرمی کے افسروں کا بھی share ہے، ان کی جو 10% induction ہوتی ہے، ان rules کے مطابق یہ مکمل جواب دیا گیا ہے۔ ان rules کو بھی جواب کے ساتھ، annexure میں لگایا گیا ہے اور ان افسران کے، سیکرٹریز کی details, Names and grades بھی دیئے گئے ہیں۔ یہ سوال ایک ہے،

دوسرا 2008 سے ضم شدہ افسران کی تفصیل same جو ضم شدہ افسران جن میں 70 فوجی افسران ہیں، 11 صوبائی افسران ہیں Pakistan Administrative Services میں جو ضم اور تعینات ہوئے ہیں ان کی پوری تفصیل ہے۔ Name-wise جس

department میں ضم ہوئے ہیں، جس department سے آئے ہیں، جس Rule کے تحت آئے ہیں وہ اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔

48 فوجی افسران پولیس سروس آف پاکستان میں تعینات ہوئے ہیں، وہ annexure with detail ساتھ لگا ہوا ہے۔ 303 صوبائی پولیس افسران، Police Service of Pakistan میں تعینات اور ضم ہوئے ہیں۔ وہ پوری تفصیل ناموں کے ساتھ ہے۔ 94 افسران Management Group میں تعینات اور ضم ہوئے ہیں۔ ایک افسر سیکرٹریٹ گروپ میں 2010 میں ہوا ہے، جن Rules کے ساتھ ہوا ہے وہ ساری تفصیل دی گئی ہیں، جس department سے آئے ہیں اور جہاں ان کا انضمام ہوا ہے، اس جواب میں ساری تفصیل دی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: جی معزز سینیٹر صاحب۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! وزیر صاحب نے جو تقریر کی ہے یہ مجھے بتائیں کہ میں نے سیکنڈ 'بی' میں جو مانگا ہے، جو rules clear ہیں اور انہوں نے مختلف طریقوں سے مجھے اور ایوان کو dodge کرنے کی کوشش کی ہے تو میں ایک گزارش کرتا ہوں کہ میرے اس سوال کو Standing Committee کو refer کردیں، وہاں پر بات ہوگی کہ Establishment Division میں 2008 سے لے کر آج تک جو لوگ بیٹھے ہیں وہ کن rules کے تحت بیٹھے ہوئے ہیں اور کہاں کہاں سے آئے ہوئے ہیں۔ میں نے جو سوال کیا ہے اس کا مجھے تسلی بخش جواب نہیں ملا، I am not satisfied.

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: دیکھیں جی یہ جو سوال تھے، میں نے اس کی تفصیل پڑھ کر سنادی ہے۔ اس میں ایک چیز ہے، جو ان کا سوال تھا کہ سپریم کورٹ کے مئی 2013 کے حکم پر کتنے لوگ ہوئے ہیں، وہ صرف سندھ میں ہوا ہے جو میں تفصیل ان کو نہیں بتاسکا۔ جو ہمارے وفاقی افسران ہیں ان کے rules میں کسی قسم کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ یہ اس میں ایک بات تھی کہ انہوں نے سندھ کے سروس رولز کو null and void قرار دیا ہے باقی اس معزز ایوان کو کسی قسم کی کوئی dodge دینے کی کوشش نہیں کی گئی۔

یہ وزارتوں کو مکمل ہدایت ہے کہ پارلیمان کو، ایوان بالا کو مقدس سمجھا جائے، یہ سپریم ادارے ہیں۔ ہمارے معزز ممبران کا یہ آئینی حق ہے کہ ان کو صحیح جواب دیا جائے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا اور اگر ایسا کسی وزارت کے حوالے سے ثابت ہو تو جناب چیئرمین، آپ ruling بھی دے سکتے ہیں اور اس حوالے سے بازپرس بھی کر سکتے ہیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! میری گزارش ہے کہ میرے اس سوال کو Standing Committee کو refer کیا جائے۔

جناب چیئرمین: بہرہ مند تنگی صاحب، وزیر صاحب کہہ رہے ہیں۔۔۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: یہ بہت ہی important سوال ہے۔ یہ دیکھیں 2008 سے till date جو لوگ بیٹھے ہیں، یہاں پر اور بھی ہیں، Establishment Division میں بیٹھنے والے لوگ کیا کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: باقی ممبران کے ضمنی سوالوں کے بعد پھر فیصلہ کرتے ہیں۔ شکریہ۔ جی فیصل جاوید صاحب! ضمنی سوال۔

سینیٹر فیصل جاوید: جی، بہت بہت شکریہ جناب۔ ضمنی سوال یہ ہے لیکن اس سے پہلے آپ ایک چیز کا سختی سے نوٹس لیں اور آپ لیتے رہے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ اس وقت ہماری وزراء کی تعداد 73 ہے، یہ دنیا کی سب سے بڑی کابینہ ہے لیکن آپ دیکھیں یہ لائن خالی ہے۔

جناب چیئرمین: جن کے سوالات ہیں، وہ موجود ہیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب! وزراء کو یہاں حاضری یقینی بنانی چاہیے۔

جناب چیئرمین: بیٹھے ہیں، تین وفاقی وزراء بیٹھے ہیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: لیکن جناب، اس میں مسئلہ یہ ہے اگر وزراء آجائیں تو سینیٹروں کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں رہے گی۔

جناب چیئرمین: چلیں جناب بتائیں، سوال کریں۔

سینیٹر فیصل جاوید: ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے۔

جناب چیئرمین: ضمنی سوال بتائیں۔

سینیٹر فیصل جاوید: جناب! ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس میں ایک data نہیں دیا، لگتا یہ ہے کہ ملک میں کوئی کام ہی نہیں ہے۔ جوOSDs ہیں ان کی فہرست یہاں پر نہیں دی گئی ہے کہ جوافسران special duties پر ہیں، special duty یہ ہے کہ ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے کیونکہ ملک میں کوئی کام ہی نہیں ہے تواس کی فہرست بھی ایک ہونی چاہیے کہ بہت سے لوگ OSDs بنادیئے جاتے ہیں اورظاہر ہے سرکاری خزانے پر توان کا بوجھ ہوتا ہی ہے لیکن جس طرح پاکستان میں کام ہی ختم ہوگیا ہے تواس پر بھی ان کو تفصیل دینی چاہیے۔

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب چیئرمین! یہ سوال کا حصہ ہی نہیں ہے۔ اگر اس پر تفصیل دی جائے۔

(مداخلت)

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جی یہ اس سے متعلق نہیں ہے، آپ سوال پڑھ لیں۔ اگر ان کو چاہیے تودوبارہ سوال کریں تومکمل تفصیل دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: Fresh Question دے یں۔ ضمنی سوال، معزز سینیٹر سرفراز بگٹی صاحب۔ اچھا ہوگئے ہیں، چلیں جی سارے سوال ہوگئے ہیں۔ بہرہ مند خان! کیا بات ہے؟

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میرا سوال اگر Standing Committee کو refer ہوجائے توکیا حرج ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: کیا کریں جی وزیر صاحب۔

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میری گزارش ہے کہ اگر کسی حوالے سے کمی ہو توضرور کمیٹی میں جانا چاہیے لیکن جو سوال ہمارے معزز سینیٹر صاحب نے کیا ہےاس کا in detail جواب موجود ہے۔ ہاں اگر ان کو اس چیز پر اعتراض ہے کہ ان افسران کی کون تعیناتی کرتا ہے تواس کمیٹی کے حوالے سے fresh question دیں تواس ایوان میں ان شاءاللہ جواب اور تفاصیل دی جائیں گی۔

(مداخلت)

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: سوال جو دیا گیا ہےاس کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔

(مداخلت)

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: جناب! اگر سینیٹ میں بھی discuss کریں، کمیٹیوں میں بھی discuss کریں اور جناب، کوئی valid بات ہو، justifying بات ہو تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی بہرہ مند تنگی صاحب۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب، کمیٹی میں بھیجیں۔

جناب چیئرمین: تشریف رکھیں، وزیر صاحب خود کہہ رہے ہیں کہ رہنے دیں تو پھر کیا کرنا ہے۔ جواب آپ کو مل گیا ہے۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب، میں نے request کی ہے اگر آپ میری request accept نہیں کرتے تو ٹھیک ہے آپ کی مرضی ہے لیکن اگر میرے دو سینیٹروں نے بھی میری بات کو second کیا ہے، پیر صابر شاہ نے بھی اور چانڈیو صاحب نے بھی کہ اس سوال کو Committee میں refer کر دیں، وہاں discussion ہو جائے گی تو اس میں کیا ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں جی، آپ کوئی fresh question دے دیں، Thank you. تشریف رکھیں۔ معزز سینیٹر مشتاق صاحب۔ مشتاق صاحب! اس کا جواب ابھی نہیں آیا ہم نے Housing Ministry کو لکھ دیا ہے کہ جواب دیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جواب نہیں آیا لیکن میں ایک دو جملے اس حوالے سے کہنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جناب، جملے اس لئے نہیں کہ جواب ہی نہیں آیا ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: یہ issue بہت ہی important ہے۔

جناب چیئرمین: پھر اس دن کریں ناں۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی جناب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں تقریباً چھ ماہ پہلے ایک اجلاس کے لئے کراچی گیا تو قصر ناز کے جس کمرے میں ٹھہرا اس میں بدترین قسم کی smell تھی۔ میں نے جب exhaust fan on کیا تو وہ خراب تھا۔ میں نے administration سے کہا کہ مجھے کوئی ایسا کمرہ دیں جس

کا exhaust fan ٹھیک ہو، نئے بلاک میں تو انہوں نے کہا کہ بارہ کمرے ہیں اور بارہ کمروں کے exhaust fan خراب ہیں۔

ابھی چند دن پہلے سینیٹر خالدہ اطیب صاحبہ کی سربراہی میں سٹیل مل کراچی میں اجلاس تھا، وہاں گیا تو میں جب رات کو گیا تو میں نے پہلے سے بتادیا تھا کہ وہ تو میں نے اذیت میں رات گزاری ہے، نئی بلڈنگ ہے، سرکاری بلڈنگ ہے تو آپ مجھے ایسا کمرہ دیں جس میں کم از کم smell نہ ہو تو جب اس دفعہ میں گیا تو سارے کمروں کے exhaust fan نکال دیئے گئے تھے، exhaust fan ہی نہیں تھے۔

جناب چیئرمین! اس کے ساتھ ہی Pearl Continental Hotel ہے، بڑے بڑے پرائیویٹ اور ملٹی نیشنل کمپنیوں کے ادارے ہیں جو کمارہے ہیں۔ سرکاری عمارتوں اور سرکاری اداروں کا جو برا حال ہے اس پر دل دکھتا ہے۔ یہ قومی مجرم ہیں، قومی مجرم ہیں جو وہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: وہ جو وہاں کمارہے ہیں ان کے آپ نے rent check کئے ہیں؟ پھر سرکار سے rent نہیں لے سکتے نا۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! rent تو یہ بھی ٹھیک ٹھاک لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب، پھر سوال آنے دیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: دو سال پہلے یہ عمارتیں بنی ہیں اور ان کی یہ صورت حال ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! آپ وہاں اس پر انکوائری کروالیں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

سینیٹر مشتاق احمد: اور وہاں پر جو Administrator بیٹھا ہوا ہے وہ پہلے معطل تھا۔ اس کی وجہ سے بلوچستان کے کچھ لوگوں کی ہلاکتیں ہوئی تھیں۔۔۔

جناب چیئرمین: شکریہ، اس کو تو آپ نے Calling Attention Notice بنادیا ہے۔ جی معزز سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری صاحبہ، سوال نمبر.31

*Question No. 31 Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Will the Minister for Aviation be pleased to state:

(a) rent/lease charges collected from various kiosks established by rent a car firms at Jinnah International Airport, Karachi;
(b) mechanism evolved to check services offered to passengers by said firms; and
(c) facilities provided to employees who work round the clock at the kiosks?

Khawaja Saad Rafique: (a) Details of Rent A Car & Radio Cab concessions at JIAP Karachi are as under:

Concession	Name of Licensee	Duration	Current license fee
Rent-a-Car Services	M/s Reems Travel & Tours	09-08-2021 to 08-08-2026	Rs. 814,000/- p.m.
Radio Cab Services No. 01.	M/s Pak Limousine Services (Metro Radio Cab)	11-02-2017 to 10-02-2022 (Four tender attempts have been completed)	Rs. 2,842,549/- p.m.

(b) The licensees are bound to:

- Charge the fare as per the approved rates of RTA per trip per kilometer.
- Issue electronic/printed receipt for each transaction/payment.
- Run/Operate the facility in accordance with requisite Government permission/ licenses; have valid RTA/applicable Government authority license to operate the facility.
- Comply with provisions of the applicable Motor Vehicles Ordinance/Act, the regulations and rules and all other applicable Local, Provincial, and Federal Laws.
- Display contact information of the licensee and C.O.O/APM JIAP Karachi on a placard/stitched on the back seat of driver in

each and every vehicle operating at the airport for the convenience of passengers.

- Operate vehicles of model up to four (04) years old only.
- Submit medical fitness certificate of its Staff/Drivers.
- Ensure that all hired drivers have valid PSV license and are not more than fifty years of age.
- Provide adequate insurance cover for passengers utilizing the service without extra charges.

(c) The desired information is as under:

(i) All CAA commercial licensees in accordance with the standard tender terms and conditions are bound to comply with all applicable labor laws / EOBI rules and are required to ensure compensation to its employees as per minimum wage rate and EOBI benefits as approved by the Federal/Provincial Governments from time to time;

(ii) In addition to above, there are multiple common facilities provided by CAA which include:

- Drinking Water
- Mosques and prayer rooms (separately for men / women)
- Lavatories
- Staff / Welfare Canteen

(iii) Furthermore, commercial concessionaires also provide food medical and transportation

facilities to their employees as per their policies.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: میں نے پوچھا تھا کہ آپ کو kiosks سے کیا revenues ملتے ہیں۔ جواب بہت ہی ambiguous ہے۔ ایک میں ایک سال کا بتایا گیا ہے، دوسرے میں چھ سال کا بتایا گیا ہے کہ یہ rate ہے۔ کراچی انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر دو kiosks نہیں بلکہ کم از کم چھ، سات kiosks operational ہیں،

so this is an incomplete information.

دوسرا میں نے پوچھا تھا کہ جو services provide ہو رہی ہیں، ان کو check کرنے کا کیا mechanism ہے؟ اس میں بہت اچھی اچھی باتیں لکھی ہوئی ہیں کہ گاڑی چار سال پرانی ہونی چاہیے، گاڑی کی سیٹ کے پیچھے مالک کا رابطہ نمبر ہو وغیرہ، ایسا کچھ نہیں ہے۔ دس دس سال پرانی گاڑیاں چل رہی ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ کوئی monitoring نہیں ہے۔ چوبیس گھنٹے کی سروس ہے، each Driver has to work 24 hours in continuation اور پھر 24 hours ان کا off ہوتا ہے۔

یہ میں نے 2006 میں بھی raise کیا تھا، when I was a Member of this House. ہمیں یہ بتایا جاتا ہے کہ whatever we talk here is of no sense, it is just a debating forum, آئیں، بات کریں اور چلے جائیں۔۔۔

Mr. Chairman: Madam, what is your specific question right now?

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: جناب! میں بتا رہی ہوں کہ سوال کے جواب میں بہت اچھی اچھی باتیں ہیں لیکن nothing is being done, EOBI, Insurance, پینے کا پانی، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ duty hours کو 24 گھنٹوں سے کم کریں، زیادہ تر حادثات اس وجہ سے ہوتے ہیں۔ جب آپ Drivers کو 24 hours رکھتے ہیں تو ان کو سہولیات دے دیں، ان کو سونے کی جگہ دے دیں۔ گھنٹوں کے حساب سے کوئی charges لگا لیجیے۔۔۔

Mr. Chairman: Honurable Minister for Aviation, Khawaja Sahib.

خواجہ سعد رفیق (وزیر برائے ہوابازی): بہت شکریہ، جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ معزز رکن کی reading کا احترام کرنا چاہیے بجائے اس کے کہ میں اس پر argument کروں اور اس departmental response پر stick کروں۔ مناسب یہ ہوگا کہ ہماری بہن نے جن خرابیوں کی نشان دہی کی ہے، عین ممکن ہے کہ وہ on ground ہوں اور ہمیں کچھ اور بتایا جارہا ہو۔ میں حاضر ہوں، question hour کے بعد chamber میں بیٹھ جاتا ہوں یا اپنی بہن کے پاس چلا جاتا ہوں۔ جو جو خرابیاں ہیں، آپ مجھے لکھوادیں تاکہ ان کا notice بھی لیا جائے۔ مقصد یہ ہے کہ point raise کیا جائے اور مسئلہ حل ہو۔ بالکل ہم حاضر ہوں، جیسے آپ فرمائیں گی، آپ یہ سارا کچھ لوگوں کے لیے کررہی ہیں، انسانی بنیادوں پر کررہی ہیں تو ہمیں بجائے بحث کرنے کے آپ کو support کرنا چاہیے۔

Mr. Chairman: Thank you Minister Sahib, thank you very much.

شاہ صاحب، question hour ہے، ضمنی سوال نمبر کے حساب سے دنیش کمار صاحب ہیں۔ جی۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب! بہت شکریہ۔ میں وزیر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یقین دہانی کرائی ہے۔ واقعی وہاں پر حالت بہت ناگفتہ بہ ہے۔ وزیر صاحب، میرا ایک سوال ہے، آپ نے سوال کے جواب میں کہا ہے کہ جناح ایئرپورٹ کراچی پر rent a car اور radio cab کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ آپ نے صرف دو کمپنیوں کا نام دیا ہے کہ کراچی جناح ایئرپورٹ پر یہ دو کمپنیاں operate کررہی ہیں۔ وہاں پر چار پانچ کمپنیاں operate کررہی ہیں۔ یہاں انہوں نے معلومات چھپائی ہیں، اس معزز ایوان کو گمراہ کیا ہوا ہے۔

وزیر صاحب، دوسری بات یہ ہے کہ آپ یہ غور سے دیکھیں، ایک کمپنی تھی وہ پانچ سال تک 28 لاکھ روپے ماہانہ rent پر تھی جبکہ 2021 میں جو ٹھیکہ دیا جاتا ہے، وہ 804,000 ہے۔ مجھے حیرانگی ہے کہ 28 لاکھ سے 8 لاکھ پر کس طرح سے چلا گیا؟ اس پر تھوڑی سی مہربانی کریں، یہ مجھے بتائیں، یہ تو بہت بڑا fraud ہے۔

Mr. Chairman: Honourable Minister for Aviation, Khawaja Sahib.

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! معزز سینیٹر نے بڑا دلچسپ سوال اٹھایا ہے۔ یہاں آنے سے پہلے میں اس کا notice لے کر آیا ہوں۔ اس کا جواب یہ ہے، حالانکہ میرے لیے آسان ہے کہ ملبہ پچھلوں پر ڈال دوں، جو اس ملک میں روایت ہے لیکن میرا خیال ہے کہ بغیر سوچے سمجھے ملبہ ماضی کی حکومت یا پچھلی انتظامیہ پر نہیں ڈالنا چاہیے۔ جو بتایا گیا ہے، وہ یہ ہے کہ یہ 814,000 کی amount جو 2021 contract میں دیا گیا ہے اور 2026 تک چلے گا۔ اس پر محکمہ یہ کہہ رہا ہے کہ یہ pre-booked service کے لیے ہے اور یہ open for everybody نہیں ہے۔ جو 2017 contract سے 2022 تک تھا، جو اب ختم ہو چکا ہے، وہ ہر کسی کے لیے available تھا، اس کی income زیادہ تھی تو اس لیے محکمہ نے اس کے charges زیادہ لیے۔

اگر آپ چاہیں کہ اس کو مزید probe کرنا ہے تو میں آپ کو بھی دعوت دیتا ہوں، آئیں، چائے پیتے ہیں۔ تمام متعلقہ افسران بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی جواب طلبی آپ کی موجودگی میں کر لیتے ہیں۔

اہم بات جو آپ نے کی ہے جس کا نوٹس لینا اس لیے زیادہ ضروری ہے، جیسے میری بہن نے بھی کہا، اگر وہاں پر پانچ، چھ کمپنیاں کام کر رہی ہیں تو دو کا نام کیوں آیا۔ اس کو بھی check کر لیتے ہیں۔ جناب! آپ حکم دیں گے تو ایوان میں آ کر اس کی تفصیل بھی پیش کر دیں گے۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دیکھیں ضمنی پر ضمنی سوال نہ کریں، انہوں نے آپ کو دعوت دی کہ آپ میرے chamber میں آئیں، بیٹھ کر اس مسئلے کو حل کر لیتے ہیں۔

خواجہ صاحب، بڑی مہربانی، دیکھیں، ماشاء اللہ کتنا اچھا ایوان چل رہا ہے۔ جی اعظم سواتی صاحب، ضمنی سوال پوچھیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: جناب! یہ بڑا اہم سوال ہے۔ میرا خیال ہے کہ سعد رفیق صاحب اس پر ضرور action لیں گے۔ رخسانہ زبیری صاحبہ نے عام آدمی کے دکھوں کی بات کی ہے۔ ظاہر ہے کہ جتنے بھی parking lot ہوتے ہیں، یہ سب اسی طرح ہوتے ہیں، یہ پورا مافیا ہے۔ اس کو توڑنا ہر محکمے میں بڑا ضروری ہے۔ سرکاری ادارے تباہی کی طرف جا رہے ہیں۔ میں یہ تجویز دوں

گا،اب میں ضمنی سوال نہیں کر رہا، انہوں نے کہا ہے کہ میں اس کو حل کروں گا۔ یہ بہت اہم ہے، ہمارے لیے تو staff cars آتی ہیں یا ہمارے رشتہ دار گاڑیاں لے آتے ہیں لیکن عام آدمی کیا کرے گا، جب وہ ان دو کمپنیوں کے رحم و کرم پر ہوگا۔ ان کے ٹینڈر کو بھی دیکھا جائے۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں کہ کس کی حکومت میں، کب یہ ہوا تھا لیکن مجھے یقین ہے کم از کم پچیس تیس سال سے یہ کمپنیوں والے براجمان ہوں گے، ایک کے نام پر یا دوسرے کے نام پر، اس کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے، وزیر صاحب نے note کر لیا، good suggestion ہے۔ سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری صاحبہ، سوال نمبر 32۔

*Question No. 32 Senator Engr. Rukhsana Zuberi: Will the Minister for Aviation be pleased to state the details of facilities being provided at Islamabad International Airport to the staff of Airport Security Force, Civil Aviation Authority, airlines staff, janitorial staff and travelers?

Khawaja Saad Rafique: The desired details are as under:

1. Camp area for the residence of family/ bachelor of ASF personnel has been established.
2. Pick and drop facility to the personnel of ASF from Camp Area to IIAP Islamabad has also been provided ASF.
3. Sufficient number of bath rooms for the employees working at IIAP Islamabad.
4. Staff canteen.
5. Facility of Metro bus playing from Rawalpindi/ Islamabad to IIAP Islamabad.
6. Wi-Fi at Terminal Building.
7. Emergency First Aid.

8. Escalators and Elevators Facility
9. Day Care Rooms.
10. Banks / ATMs
11. Masajids.
12. Prayer areas in Lounges.
13. Free parking facility.
14. Proper Trauma Center.
15. Petrol Pump.
16. Mess facility for ASF personnel at Camp Area.
17. Staff Canteen for ASF personnel at IIAP Islamabad.

For Travelers.

1. Free trolleys
2. Wi-Fi at Terminal Building
3. Emergency First Aid
4. Escalators and Elevators facility
5. Rent-a-Car service
6. Cafeterias in Lounges
7. Parking
8. Ramps
9. Toilets for special persons
10. Ticketing offices of airlines
11. Food outlets and snack bars
12. Baby Day Care Rooms
13. Banks/ATMs
14. Masajid
15. Prayer areas in Lounges
16. Money exchange
17. Proper Trauma Center
18. Petrol Pump

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: جناب! مجھ پر آپ کی خاص مہربانی ہوتی ہے،اس بات کا بہت شکریہ۔ میرا سوال یہ تھا کہ آپ اسلام آباد ایئرپورٹ کے ملازمین کو کیا سہولیات دیتے ہیں۔ اسلام آباد ایئرپورٹ، ہر ایئرپورٹ پر بہت زیادہ revenue Airport tax کی صورت میں وصول کیا جاتا ہے۔ جو جواب آیا ہے، it is pertaining to Airport Security Force, کیا صرف وہی وہاں پر employees ہیں؟ I have asked for Civil Aviation Authority's employees, I have asked for airline employees. اس میں سینیٹ کے Protocol Officers اور باقی لوگ بھی شامل ہیں۔ They get very expensive food. They are not being given any facility. اور جناب! آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے Janitorial staff کا issue بھی اسی ایوان میں raise کیا تھا۔ الحمد للہ کم از کم اب ان کو minimum salary تو مل رہی ہے۔ VIP lounge commercially جو important لوگوں کے لیے بنایا گیا، there is only one toilet in international and in domestic. How is it? ایک flight پر کئی لوگ ہوتے ہیں، they are sitting there to use the utilities. What kind of Airport we are having?

Mr. Chairman: Honourable Minister for Aviation, Khawaja Sahib.

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! میں سمجھ نہیں سکا۔ اگر معزز رکن دوبارہ فرمادیں کہ وہ کیا فرمانا چاہ رہی ہیں تاکہ میں اس کے مطابق respond کروں۔

جناب چیئرمین: جی محترمہ سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: میں دوبارہ کوشش کروں گی، Minister Sahib, I am sorry that I could not explain. اسلام آباد ایئرپورٹ پر کتنے لوگ کام کرتے ہیں، they belong to this country. The Government of Pakistan has to look after them. People of Pakistan are paying airport tax. Airport Security Force کے لیے تو ٹھیک ہے آپ

نےcafeteria بنادیا، سب چیزیں بنادیں۔ What about other? Airlines کےstaffکام کررہے ہیں،janitorial staff ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: بنیادی طور پر آپ staffکے لیے cafeteriaکا کہہ رہی ہیں۔جی۔

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: And I would like you Sir to also take care of our people working there who are not being looked after. Thank you.

جناب چیئرمین: جبcafeteria بنے گا تو ان کا بھی مسئلہ حل ہوگا۔جی محترم وزیر برائے ہوابازی۔

خواجہ سعد رفیق: میرا خیال ہے کہ میڈم نے جو سوال کیا ہے،جواب میں ASF اور مسافروں کو جو سہولتیں دی گئی ہیں،ان کا ذکر کیا گیا ہے۔CAAکے ملازمین،airlines' staffاور janitorial staffکے بارے میں وضاحت نہیں کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! معاملہ یہ ہے کہ سچ بولنا چاہیے اور چیزوں کوcarpet کے نیچے ڈالنا نہیں چاہیے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ ہمارے سرکاری ادارے جن میں سول ایوی ایشن شامل ہے، باقی اور بھی ادارے ہیں۔ جیسے ہمارے ائرپورٹس ہیں، یہ بین الاقوامی ائرپورٹ بن تو گئے ہیں لیکن اس کا کوئی reflection نہیں ہے۔ ہمارے بعض لوگ محنت بہت کرتے ہیں اور بعض دوسرا کام کرتے ہیں، کام کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ میں اس کے لیے یہ کہوں گا کہ ہماری سوچ یہ ہے ، ہم implementکرپاتے ہیں یا ہمارے بعد آنے والے یہ تو خدا کو پتا ہے۔ دنیا میں جوairports کے ماڈلstudy کئے ہیں تو پچیس سے تیس سال کے لیے international operators ان کوoutsource کرتے ہیں۔ انڈیا کے ائرپورٹ دیکھ لیں، ترکی کے ائرپورٹ دیکھ لیں، ہیتھرو ائرپورٹ تو سارا privatized ہے، سرکار کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ائرپورٹس کی ملکیت حکومت کی رہنی چاہیے تاکہ Stateکے assets stateکے پاس رہیں لیکن بیس پچیس تیس سال کے لیے کوشش کرنی چاہیے کہ کچھ ائرپورٹس کو، ہمارا خیال ہے اسلام آباد ائرپورٹ اس کے لیے موزوں ترین ہے کیونکہ وہ بنایا ہی اس ماڈل پر گیا تھا۔ پچھلی حکومت نے بھی کوشش کی، ترکش آئے، کچھissues بن گئے، resolve نہیں ہوسکے۔ ہم بھی کوشش کر رہے ہیں۔ ہماری جو کوشش ہے وہ کسی ایک ملک یا کسی ایک پارٹی کے لیے نہیں ہوگی۔اگرG 2 G arrangement ہوگا تب بھی جو پانچ

سات friendly countries ہیں، سب کو offer ہوگی ورنہ competitive bidding ہوگی۔ اس پر ہم IFC کے ساتھ ملکر کام کر رہے ہیں کہ کوئی model بن جائے۔ جب تک یہ نہیں ہوگا ہم تھوڑی بہت improvement لے آئیں گے۔ اگر میں کہوں کہ ہم ائرپورٹس پر انقلاب لے آئیں گے تو میرے خیال میں یہ ممکن نہیں ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ سچ بولنا چاہیے یہ جو باقی issues آپ نے highlight کی ہیں، میں آپ سے committed ہوں کل نہیں، آج ہی اور آج نہیں ابھی، جب میں یہاں سے فارغ ہوتا ہوں، میں چیمبر جا رہا ہوں، ہمارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، آپ مجھے نوٹ کروا دیں۔ کیا کیا deficiencies ہے پوری کریں گے۔۔۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چانڈیو صاحب، اپنے نمبر پر بولیں۔ جی وزیر صاحب۔

خواجہ سعد رفیق: چانڈیو صاحب میرے بڑے بھائی ہیں، بول سکتے ہیں۔ کسی ایک ائرپورٹ پر ایک واش روم نہیں ہے، اگر ایک کمپاؤنڈ ہے تو اس میں کئی واش روم ہوں گے، اس کا بھی جائزہ لے لیں گے۔ اس کو بھی بیٹھ کر حل کر لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو سپلیمنٹری۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ جناب۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کوئی اچھی بات ہو تو appreciate کرنا چاہیے۔ موہنجوداڑو ائرپورٹ کے سلسلے میں کمیٹی میں میرا سوال تھا، میں گیا تھا، وہاں پر وزیر صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے جو یہاں موقف اختیار کیا وہی چیز وہاں پر تھی کہ ہمیں مسائل کے حل کی طرف جانا چاہیے نہ کہ کسی کو defend کیا جائے۔ یہاں پر بھی انہوں نے مسائل حل کرنے کے لیے بڑی اچھی باتیں کی ہیں لیکن اس سے پہلے جو آخری میٹنگ ہوئی تھی قادر پٹیل صاحب نے بات کہی کہ بابوؤں نے یہ سوال بنا کر بھیجے ہیں۔ اس کو وزیر صاحب نے ابھی endorse کیا کہ ہمیں افسران کی جو غلط پالیساں ہیں، اس پر نہیں جانا چاہیے۔ جو سہولتیں ہیں وہ عوام کو ملنی چاہییں، اداروں میں بہتری آنی چاہیے۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ جو سہولتیں ہیں جب ہم اسلام آباد ائرپورٹ پر جاتے ہیں۔ VIP lounges, اسلام آباد ائرپورٹ، لاہور ائرپورٹ، کراچی ائرپورٹ، یہ کورونا کی وجہ سے جنوری 2020 میں بند ہوگئے تھے، یہاں پر کوئی بھی سروس نہیں

تھی۔ ابھی کورونا بھی ختم ہو گیا، ابھی جب ہم سفر کرتے ہیں، سارے دوست جاتے ہیں تو وہاں پر پانی نہیں ملتا، جان بوجھ کر لوگوں کو دھکیلا جا رہا ہے کہ وہاں پر پرائیویٹ ہوٹل کھلے ہوئے ہیں۔ میری وزیر صاحب سے یہ التجا بھی ہے کہ آپ سول ایوی ایشن اتھارٹی پر ایکشن لیں، انہوں نے کیوں ابھی تک وہ سہولتیں restore نہیں کیں۔ ان کے offices کیوں start نہیں ہوئے۔ وہاں پر جب کوئی بھی جاتا ہے تو وہاں پر پانی تک نہیں ہوتا کہ آدمی پانی پی سکے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر صاحب۔

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں نے اسلام آباد ائرپورٹ visit کیا ہے، مجھے جو کمی نظر آئی میں نے دور کرنے کی کوشش کی۔ مثال کے طور پر وہاں پر سینکڑوں لوگ کھڑے ہوئے تھے ان کو بیٹھنے کے لیے کوئی کرسی نہیں تھی۔ یہاں کرسیاں لگوانا بھی میری ذمہ داری ہے کرسیاں بھی میں لگوا کر آیا ہوں۔ میں ایک serious offer کرتا ہوں کہ معزز سینیٹرز کا ایک delegation ترتیب دے دیں، ہم اکٹھے اسلام آباد ائرپورٹ پر چلتے ہیں، وہاں بیٹھتے ہیں، متعلقہ حکام کو بلاتے ہیں، سوال جواب کرتے ہیں تاکہ چیزیں clarify ہو جائیں۔ مقصد مسئلے کو حل کرنا ہے۔

جناب چیئرمین: بس ہو گیا، وزیر صاحب نے اتنی اچھی بات کر دی کہ ایک delegation میں آپ بھی چلے جائیں وہاں پر سوال و جواب کریں۔ شکریہ۔ وزیر صاحب نے کہہ دیا کہ وہاں پر کرسیاں بھی میں لگوا رہا ہوں، بات ختم ہو گئی۔ سینیٹر بہرہ مند تنگی، سوال نمبر.33

*Question No. 33 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Aviation be pleased to state:

(a) the losses suffered by PIA during the last four years and the reasons thereof; and
(b) the steps taken or being taken by the government to control the losses of PIA?

Khawaja Saad Rafique: (a) Losses suffered during the last four years are as under:-

Year	PKR in Million
2019	(52,601)
2020	(34,642)
2021	(50,101)
2022 (Jan-Mar)	1,291*

Operating Profit*

- As a result of ban on the European Union Air Safety Agency (EASA) coupled with the negative impact of Covid-19 on the global aviation industry.
- With the efforts made, PIA expects highest revenue of approximately PKR 16.5 Billion for the month of July, 2022 which is highest ever during 2022. Aircraft fuel remained the single largest element of the total cost, which increased by 8% due to the high average fuel cost. Devaluation of Pak Rupee by 47% in 2021 also caused an increase in exchange loss for the year.

(b) Steps taken by the .Government to reduce the loss of PIACL, and to turn it into a profitable institution are:-

i. For financial restructuring of the Company, a comprehensive business plan has been prepared by IATA consultant, and presented to GoP to take a further way forward with the restructuring of PIACL Main factor of the study the routes of UK. and Europe are to be opened due to which a reasonable profit is expected.

ii. In April/ May, 2022 route rationalization exercise has been conducted. Loss making routes have been rationalized and flights on

profitable routes have been added. which has resulted in significant reduction of losses and increase in revenue.

iii. Since May, 2022 Induction of 04 A-320 narrow body aircraft along with A-320 flight simulator is underway. These new aircrafts would add to the revenue generation on new/ profitable routes. Similarly, in-country availability of simulator will substantially reduce the cost incurred on training of the pilots from abroad.

iv. On 1st August, 2022, one 777 aircraft grounded for nearly eight months has been made operational. Similarly, work on one A-320 and 777 aircraft is underway for recovery during one month.

v. In June, 2022 fares rationalization on domestic as well as international to increase scat factors and enhance the revenue generation.

vi. As per VSS, 1816 employees were reduced to the actual figure of 10,926 due to which the recurring expense has been significantly reduced.

جناب چیئرمین: ضمنی سوال۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے پی آئی اے کے نقصانات، وجوہات اور اقدامات کے بارے میں سوال تھا۔ جواب یہ ہے کہ COVID-19 کی وجہ سے پی آئی اے کو نقصان ہو رہا ہے۔ مجھے ایک بریک اپ دیا گیا ہے 2019 میں 52,601 ملین روپے خسارہ تھا، ابھی 26-02-2020 کو پہلا کیس کراچی میں آیا ہے تو due to COVID-19 خسارہ کم ہو چکا ہے۔ اب 2021 کا جو خسارہ ہے 50,101 ملین پر پہنچ گیا ہے۔ جناب والا! اگر وجہ COVID-19 ہے تو پھر 2020 میں وہ تو کم ہو چکا ہے۔ یہ مجھے clear کردیں۔ نمبر 2۔ جو

اقدامات ہیں اس میں لکھا ہے کہ ہم جون 2022 میں انٹرنیشنل فلائٹس اور ڈومیسٹک فلائٹس کے کرایوں میں تبدیلی کریں گے اس سے آمدنی زیادہ ہو جائے گی۔ عوام پر بوجھ ڈالنے کے بعد آپ اگر منافع کو بڑھانا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ this is not justifiable and not acceptable. عوام پر بوجھ ڈالے بغیر وہ کون سے اقدامات ہیں جو آپ کریں گے اور پی آئی اے کا خسارہ کم ہو جائے گا؟

جناب چیئرمین: وزیر برائے شہری ہوابازی۔

خواجہ سعد رفیق: شکریہ جناب چیئرمین۔ بڑا ہی pertinent question ہے اور جو معزز ممبر نے سوال اٹھایا وہ بھی بڑا اہم ہے۔ پی آئی اے کا سو سے زیادہ جہاز کا fleet تھا جو گھٹتے، گھٹتے بہت کم رہ گیا ہے، $1/4^{th}$ بھی نہیں رہ گیا۔ سروس کی شکایات بھی ہیں، نقصانات کی شکایات بھی ہیں۔ مجھے صحیح figure یاد نہیں پچاس ارب کے قریب ہر سال interest ادا کرنا پڑتا ہے۔ آدھا interest حکومت ادا کر رہی ہے، آدھا interest PIA کما کر کر رہی ہے۔ پچھلے سال PIA کا ریونیو 145 ارب روپے تھا اور جو operation cost تھی 140 ارب پچاس کروڑ روپے تھی۔ وہ ساڑھے چار ارب روپے منافع اس لیے نہیں تھا کہ وہ debt servicing میں چلا گیا اور حکومت کو بھی مدد کرنا پڑی۔ اب یہ ایک بہت بڑا issue بن چکا ہے۔ اگر میں کھڑا ہو کر پی آئی اے کا دفاع کرتا رہوں تو میرے خیال میں یہ ٹھیک نہیں ہے۔ میں جو سمجھتا ہوں، I am a layman لیکن میرا یہ خیال ہے کہ اگر پالیسیوں کا تسلسل جاری رہے، کم از کم تین سے چار سال پی آئی اے کو آزاد کریں، اس میں سیاسی مداخلت نہیں ہونی چاہیے۔ کوئی سیاسی بھرتی نہیں ہونی چاہیے، میں جب جاؤں تو ریلوے کی طرح کوئی ایک سیاسی بھرتی point out نہیں ہو گی۔ نہ کوئی political posting, transfer ہونی چاہیے۔ میں معزز ممبران سے بھی درخواست کروں کہ وہ سفارش نہ کیا کریں، ہر وقت سفارشوں کے دباؤ آتے ہیں۔ ہم اس کو ناں کرتے ہیں جو dead wood ہے اس کو لہریں گننے پر لگائیں گے اور جو کام کا آدمی ہے اس کو key position دیں گے، کوئی رشتہ داری اور کوئی رشتہ کسی نے نہیں دیکھنا ہے جب آپ سرکار کا کام کرتے ہیں۔ دوسری بات جو پی آئی اے کی تباہی کئی سال کی ہے میں کہوں کہ ایک صاحب کر گئے، multiple factors ہیں لیکن برا نہ مانے اگر میں عرض کروں، وہ کہتے ہیں کہ گر تو برا نہ

مانے، وہ جو ایک غیر محتاط بیان اپنے پائلٹس کے بارے میں تھا۔ میں point scoring کے لیے نہیں کہہ رہا لیکن سچ ہے۔ وہ 35 سے 40 ارب روپے سال کا نقصان ہو رہا ہے۔ جناب والا! عالم یہ ہے کہ ایک ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں، یہاں پر کوئی جماعتی ڈویژن پر بات نہیں کر رہے کہ UK کے پیچھے ہم لگے ہوئے ہیں، USA کے پیچھے ہم لگے ہوئے ہیں۔ USA کی reason تو اور تھی وہ سیکورٹی reason تھی۔ UK کی دو ائرلائنز، برٹش ورجن اور برٹش ائرویز آ رہی ہیں، دونوں ہاتھوں سے وہ پاکستانیوں کو لوٹ رہے ہیں۔ ہم نے audit کا round qualify کر لیا ہے لیکن سوالات کی بوچھاڑ ہے ہمیں ایک سال کی timeline دی گئی ہے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ میں دو تین دن پہلے British Ambassador کو بھی ملا ہوں، ہم اپنا delegation بھی وہاں پر بھیج رہے ہیں۔ ہماری embassy بھی کوشش کر رہی ہے کہ کسی طرح چار پانچ ماہ میں کم از کم UK کی flights مل جائیں کیونکہ 1.6 ملین پاکستانی UK میں موجود ہیں، اس سے fare بھی نیچے آئے گا اور PIA کا revenue بڑھ جائے گا۔

(مداخلت)

خواجہ سعد رفیق: میں معافی چاہوں گا غلطی ہو گئی ہو گی، میری mathematics اچھی نہیں، اس کے بعد اگر آپ یورپ کی طرف دیکھیں تو، میں نام لیے بغیر کہوں گا، وہاں پر ایک lobby ہے جو چاہتی ہے PIA وہاں پر land نہ کرے اور پاکستانی airlines اور ان ملکوں کی جو A class airlines ہیں، ان کی چاندی ہی رہے اور ان کی چاندی ہی ہے، اس کے لیے ایک الگ effort ہو رہی ہے۔ ہمارے DGCA, Brussels گئے ہیں، ہم نے وہاں پر بھی efforts کیے ہیں، ابھی بھی ایک delegation باہر گیا ہوا ہے۔ Problem یہ ہے جو آپ کا fleet plan تھا وہ غلط تھا، آپ نے narrow body لے لیے، آپ کے پاس 777 ہیں، 777 کے لیے 450 to 475 لوگ ہوں گے تو وہ viable ہو گا، اس کی viability پر سوالیہ نشان لگ جاتے ہیں۔ میں ایک آدھ منٹ اور بات کر سکتا ہوں؟

اب جناب والا ہم یہ کر رہے ہیں جو Montreal سے 777 Pakistani میں بیٹھے گا اور ٹوٹی پھوٹی سیٹ پر آئے گا وہ دوبارہ PIA میں کیوں آئے گا، ہم دو 777 کی seats procure کرنے لگے ہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ چار مہینوں میں وہ خرید کر install ہو جائیں گی،

economy class کو ہم خود ٹھیک کریں گے اور business class کی seats کو یہاں پر ٹھیک کرنے کی capacity نہیں ہے، اسی طرح سات A-320 out of 30 کی seats کو renew کر رہے ہیں، 13 میں سے چار نئے ہیں، 9 کی seats پرانی تھیں، بڑی مشکل سے یہ پیسے arrange ہوئے ہیں، آنہ، آنہ کے لیے efforts کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد جو flight entertainment system ہے ، وہ ایک blue box technology ہے، comparatively cheaper ہے اس میں آپ کو سامنے screen تو نہیں ملے گی لیکن آپ اپنے موبائل یا آئی پیڈ پر flight entertainment system کو use کر سکیں گے۔

جناب چیئرمین! آپ چاہیں تو PIA پر بحث کروائیں، چاہیں تو اس کو Standing Committee میں بھیجیں، دیکھیں جو بھی وزیر ہے وہ ادھر سے ہے یا کل ادھر سے تھا، ہم سب اس ایوان کو جواب دہ ہیں، یہ ہم سب کا مشترکہ درد ہے، ہم سب چاہتے ہیں کہ PIA بند نہ ہو، PIA کے tail پر جو پاکستان کا flag ہے، اس کو take off and land کرتے رہنا چاہیے لیکن اس کی اتنی price نہیں دی جا سکتی کہ پاکستان کا taxpayer رلتا رہے، اس کو reforms چاہییں اور حکومتیں آتی جاتی رہیں لیکن reforms کا جو agenda ہے، اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں آنا چاہیے، ہم بڑے serious efforts لے رہے ہیں، میرے خیال سے چند مہینوں میں آپ کو پورا تو نہیں لیکن کافی تبدیلی نظر آنی شروع ہو گی۔

جناب چیئرمین: سینیٹر انجینیئر خسانہ زبیری صاحبہ، سپلیمنٹری؟ سپلیمنٹری ہے یا ویسے وزیر صاحب نے سارے جوابات دے دیے ہیں۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: جناب چیئرمین! سپلیمنٹری۔ European Safety Agency کے۔۔۔

جناب چیئرمین: Order in the House, دلاور صاحب، فیصل صاحب please سنیں۔

سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری: Government کیا کر رہی ہے؟ یہ سوال نمبر ایک۔ دوسرا میرا سوال یہ ہے، انہوں نے لکھا ہے کہ July-2020 16.5 billion revenue and 2022 میں highest ہو جائیں گے، یہ کیسے ہوں گے؟ All of a sudden,

what will happen in July-2022, کیا ہوا تھا جو اتنا بڑھ گیا۔ تیسری بات یہ ہے کہ ہر بار ہمارے پاس consultants باہر سے کیوں آتے ہیں؟ ہم ایک nuclear Nation ہیں، for God's sake, let us realise, we have talent within our country. Why we get them? وہ آتے ہیں، وہ اپنی selling کرتے ہیں، اپنے حساب سے proposals بناتے ہیں اور پھر ہم ان کے پنجرے میں پھنس جاتے ہیں۔ So we should not be doing all this. Why we are not having local consultants?

Mr. Chairman: OK. Honourable Federal Minister for Aviation.

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! میرے خیال سے یہ بات partially درست ہے اور partially درست نہیں ہے، پاکستان میں talent تو بیشک موجود ہے لیکن دنیا ہم سے 200 سال آگے نکل گئی ہے، اگر ملک ہم سے 200 سال آگے ہیں وہاں سے آپ کو consultancy ملتی ہے، دنیا نے اسی طرح ہی ترقی کی ہے، consultancy لینی چاہیے اور ان قوموں سے learn کرنا چاہیے جو ترقی پذیر سے ترقی یافتہ کی طرف گئے ہیں۔ جہاں تک revenue بڑھنے کا تعلق ہے، آپ چاہیں تو میں اس پر بھی کافی دیر تک بات کر سکتا ہوں حالانکہ میری ابھی Aviation پر اتنی گرفت نہیں ہے جتنی railway پر ہے لیکن گزارش یہ ہے کہ اس کے لیے کچھ measures لیے گئے ہیں، چار جہاز A-320 جو تھے جن کو چار یا پانچ سال ہوئے ہیں، نئے جہاز ہیں، ان میں سے تین induct ہو چکے ہیں وہ fly کر رہے ہیں، چوتھا within ten days شامل ہو جائے گا، جب آپ fleet میں نئے جہازوں کا اضافہ کرتے ہیں اور ایک 777 on ground تھا، اس کو الحمدللہ ٹھیک کر کے اس کو fleet میں لے کر آئے ہیں، جب 5,6 جہاز اڑیں گے تو revenue obviously بڑھے گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب، سپلیمنٹری۔

سینیٹر دنیش کمار: جناب چیئرمین! ہم ہمیشہ آپ سے اس لیے request کرتے ہیں، وزیر صاحبان آئیں، دیکھیں وزیر صاحب آئے ہیں تو انہوں نے کافی مسائل حل کیے ہیں، ہمارے جو پارلیمانی امور کے وزیر ہوتے ہیں ان کے پاس اختیارات۔۔۔

جناب چیئرمین: چلیں آپ اپنا سوال کریں۔

سینیٹر دنیش کمار: یہاں پر لکھا ہوا ہے January and March 2020 میں 1291 million profit میں گئے ہیں، یہ operating profit کیا ہے؟ دوسرا سوال۔ آپ نے لکھا ہے VSS کے مطابق 18016 ملازموں کو نکالا گیا ہے، ان کو کن شرائط پر نکالا گیا ہے اور ان کو کیا benefits دیے گئے ہیں؟ تیسرا سوال۔ ہمارے پاس 777 اور کتنے ہیں؟ آپ نے کہا ایک تو ہمارے پاس ground ہے، ویسے total کتنے ہیں۔

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Aviation.

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! تین، چار سوال اکٹھے کیے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: Order in the House, فیصل جاوید صاحب سن لیں۔

خواجہ سعد رفیق: آپ کے پاس بارہ 777 ہیں، ان میں سے PIA 10 کی ملکیت ہیں، 2 lease پر ہیں اور جو 10 ہیں خیر سے چار، پانچ سالوں میں delete ہو جائیں گے، یہ جب delete ہوں گے تو اس میں خوشی والی بات نہیں ہے، وہ seat capacity ایک دم fall کرے گی۔ میں نے PIA کے عملے کو کہا ہے آپ فوراً plan بنائیں کہ ہماری seat capacity کسی صورت میں کم نہ ہونے پائے، لیکن فرق پڑے گا، کجا جب آپ کی اپنی ملکیت اور کجا جب آپ lease پر لیتے ہیں تو lease کے پیسے دینے پڑتے ہیں، مفت میں تو جہاز نہیں ملتا۔ دوسرا آپ نے کیا پوچھا تھا؟

جناب چیئرمین: وہ جو employees نکال رہے ہیں، جس پر آپ نے پہلے ہی کہا ہے کہ پارلیمنٹ کے ممبرز احتیاط کریں۔

خواجہ سعد رفیق: نہیں جناب والا! وہ مجھ سے پہلے کی کارروائی ہے، وہ اس لیے کی گئی جو میں نے سنا ہے اور وہ voluntarily ہے یہ نہیں کہ زبردستی لوگوں کو نکال دیا گیا، اس کے لیے ادائیگیاں کی گئی ہیں، میں کسی کا نام نہیں لیتا، آپ سیاسی بھرتیاں کرکے، اداروں میں لوگوں کو ٹھونس کر پھر ہم خود ہی یہ کام کرتے ہیں، خود ہی سوال کرتے ہیں کہ یہ ادارے کیوں ڈوب گئے ہیں، سیاسی بھرتیاں بند کریں آٹھ سے دس سالوں میں لوگ filter ہو کر نکل جائیں گے، کام سیدھا ہو جائے گا۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Fawzia Arshad Sahiba.

*Question No. 34 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) whether it is a fact that in year 2020, the Federal Government had allocated fifty percent quota to Islamabad domicile holders for recruitment against the posts in BS-1 to 16 in federal institutions; if so,

(b) the number of persons appointed so far against that quota?

Minister Incharge of the Establishment Division: (a) Yes, it is a fact that that Federal Government notified that vacancies in BS-6 to 15 in offices which serve only the region of Islamabad Capital Territory (ICT) shall not at any time of initial appointment, be filled less than 50% of persons domiciled in the ICT and such posts in BS-1 to 5 in all offices situated within ICT shall not, at any time by initial appointment, be filled less than 50% from amongst the persons domiciled in the ICT.

(b) (a) 950 Khakroobs and 16 Truck Loaders in BPS-1 have been recruited in Capital Development Authority (CDA) having domicile of Islamabad Capital Territory.

(b) No recruitment has been made in the following departments since 2020:

(i) ICT Administration
(ii) Islamabad High Court, Islamabad
(iii) Federal General Hospital
(iv) Pakistan Institute of Medical Sciences

(v) Federal Government Polyclinic Post Graduate Medical Institute

سینیٹر فوزیہ ارشد: شکریہ، جناب چیئرمین! سوال نمبر 34 ہے۔

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: اس میں جو مجھے جواب ملا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ پانچ۔۔۔

جناب چیئرمین: جی فوزیہ ارشد صاحبہ۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! آپ کی توجہ چاہیے۔ مجھے جو جواب ملا ہے اس میں انہوں نے کہا ہے کہ پانچ departments ہیں جن میں grade 1 to 16 کوئی بھی recruitments نہیں ہوئی ہیں، میرا ایک سوال یہ ہے جو پانچ departments دیے گئے ہیں، ان میں سے تین departments جو کہ human care پر ہیں، that is Federal General Hospital, Pakistan Institute of Medical Sciences, Federal Government Poly Clinic and Post Graduate Medical Institute, اگر grade 1 to 16 کی posts vacant ہیں اور جہاں پر ہمیں medical human care کی سخت ضرورت ہے تو یہ جگہیں خالی رکھنا اچھی بات نہیں ہے، we need people to take care of the human beings and then of their, how do we do it اور میں نے یہ بھی پوچھنا ہے کہ یہ کب تک fill ہوں گی

and what is the reason for the delay for not recruiting these people and when will they be filled.

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

جناب مرتضٰی جاوید عباسی: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! یہ جو rules میں amendments کی گئی وہ 2020 میں کی گئی تھی، APT کے جو rules16-15 ہیں اس وقت specified نہیں تھے، اس میں specification کے بعد ICT quota 50% کے domicile holders ہیں ان کے لیے fix کیا گیا تھا، جواب میں تفصیل دی گئی ہے کہ پچھلے تین مہینوں میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں وہ اس rule کے مطابق ہوئی ہیں، جس ادارے کا ذکر سینیٹر

صاحبہ کر رہی ہیں، Ministry of Health کو ہدایات جاری کی جائیں گی کہ فوراً جس اہمیت کا حوالہ ہماری معزز سینیٹر صاحبہ نے دیا ہے، وزارت کو فوراً ہدایت دی جائے گی کہ وہاں پر اس قسم کی emergency کی requirements کو fill کیا جائے اور بھرتیاں کی جائیں۔

Mr. Chairman: Thank you Honourable Minister. Yes, Dēputy Chairman Sahib, any supplementary?

سینیٹر مرزا محمد آفریدی (ڈپٹی چیئرمین): جناب والا! میرا previous question کے حوالے سے ایک suggestion تھا، Aviation Minister اگر وہ سن لیں۔

جناب چیئرمین: یہ سوال اور ہے اس پر کیسے ہو گا آپ next پر کریں.please ڈپٹی چیئرمین suggestion دینا چاہ رہے ہیں، آج انہوں نے پگڑی بھی پہنی ہے۔

سینیٹر مرزا محمد آفریدی: ہم اپنا trade increase کریں اور customers کے لیے fare increase کریں، میں سمجھتا ہوں پچھلے سال ہماری جو mango production ہوئی تھی وہ 17 lac 18100 ton تھی، آم کی پیداوار بہت اچھی ہوئی تھی۔ ہم نے 64000 ton export کر دیا وہ بھی different airlines کے through export کیا PIA کو کوئی share نہیں ملا۔ میں یہ چاہتا ہوں اگر منسٹر صاحب cargo airlines پر کام کریں۔ اس سال پھر اللہ نے چاہا تو mango production اچھی ہو جائے گی۔ 1800 per kg rent دوسری airlines ہم سے لے رہی ہیں تو بہتر ہے اگر cargo airlines کے اوپر بات کریں اور اس پر توجہ دی جائے تو ان شاءاللہ loss کم ہو جائے گا۔

جناب چیئرمین: اچھی suggestion ہے منسٹر صاحب نے note کر لیا ہے۔ کوئی ضمنی سوال ہے تو پوچھیں۔

سینیٹر فدا محمد: کیا منسٹر صاحب یہ فرما سکتے ہیں کہ ICT کے لیے 50% quota ہے، اسلام آباد پورے ملک کا Capital ہے تو صوبوں کا اس میں کیا ratio ہے؟ دوسری بات یہ ہے کہ Islamabad میں اپنے local لوگ نہیں ہیں سارے migrated لوگ ہیں 50% quota کس تناسب سے تقسیم ہو گا؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

سینیٹر مرتضیٰ جاوید عباسی: جو appointments ہیں یہ APT rules کے accordingly ہوتی ہیں اور 2020-2022 میں جو اس میں amendment ہوئی ہے ICT کے 50% quota کے حوالے سے، اس پہلے APT Rule 15-16 specified نہیں تھا اس میں proper clarification نہیں تھی۔ General quota system کے مطابق صوبوں کو دیا جاتا تھا، وہ پورے ملک میں آبادی کے حساب سے division ہوتی تھی۔ یہ 50% Islamabad 2021-2022 کے domicile holders ہیں ان کے لیے amendment کرکے یہ quota fix کیا گیا ہے۔ اس کے بعد جو appointments ہوئیں ہیں صرف ICT میں ہوئی ہیں، اس پر مکمل عمل درآمد کیا گیا ہے۔ پہلے general تھا اس میں 50% نہیں تھا جو APT rules تھے ان کے مطابق دیا جاتا تھا۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Muhammad Sabir Shah, supplementary sir.

سینیٹر محمد صابر شاہ: میری request ہے فاضل Minister of Aviation سے PIA کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں، PIA نے ایک ticket issue کیا ہے۔

جناب چیئرمین: Civil aviation کا سوال اس وقت نہیں چل رہا۔ اس طرح نہیں ہو سکتا question جو چل رہا ہوتا ہے supplementary بھی اسی کا ہوتا ہے۔ ایک منسٹر تیاری کے ساتھ آتا ہے آپ next پر کریں کیوں کہ next Aviation کا ہے۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی۔ کوئی ضمنی سوال ہے تو پوچھیں۔

سینیٹر محمد اعظم خان سواتی: میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ domicile policy کو جو implement کر رہے ہیں تو کیا ابھی تک کوئی لوگ پکڑے گئے ہیں جنہوں نے جعلی domicile بنایا ہے یا اس کے جتنے بھی rules تھے اس کے مطابق انہوں نے domicile نہیں لیا کیوں کہ میں نے بہت ساری Committees کو head کیا ہے خاص طور پر بلوچستان میں۔ وہاں بیچاروں کو domicile ملتا ہے تاکہ وہ باقی developed areas کے برابر آسکیں مگر عموماً domicile باقی صوبوں کا ہوتا ہے مگر ان کو حق سے محروم کیا جاتا ہے۔ تو کیا یہاں کوئی restrictions ہیں کوئی آدمی پکڑے گئے ہیں، implementation کی سخت monitoring ہو رہی ہے یا نہیں؟

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Parliamentary Affairs.

سینیٹر مرتضیٰ جاوید عباسی: یہ بلکل جائز بات ہے جو سواتی صاحب نے کی ہے کہ اگر fake domicile کی وجہ سے کسی کی حق تلفی ہوتی ہے تو اس پر action لینا چاہیے۔ چونکہ 2020 میں یہ amendment ہوئی ہے اس کے بعد جو بھرتیاں ہوئی ہیں وہ صرف ICT کے ایک محکمے میں ہوئی ہیں۔ اگر اعظم سواتی صاحب سمجھتے ہیں یا ان کے knowledge میں اس طرح کی کوئی بات ہے کہ جہاں پر جعلی domiciles بنا کر لوگوں نے seats لی ہیں یا کچھ لوگوں کی حق تلفی ہوئی ہے۔ اس کی inquiry بھی ہو سکتی ہے اور میں ان شااللہ اس پر report لے کر اعظم سواتی صاحب کو personally brief کروں گا۔ اس حوالے سے Establishment نے کوئی inquiry کی ہے یا ایسے کوئی cases ہوئے ہیں تو میں House میں اگر چیئرمین صاحب اجازت دیں تو بات کروں گا۔

جناب چیئرمین: : سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب۔

*Question No. 35 Senator Bahramand Khan Tangi: Will the Minister for Aviation be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to start flights from Peshawar to Islamabad and Lahore, if not, the reasons thereof?

Khawaja Saad Rafique: ● PIA launched twice-weekly flights between Lahore and Peshawar by ATR-42 from 1st October, 2021 but no flight operated from 1st October to 3rd December, 2021 due to very poor passenger loads. The following table shows the passenger booked for the sector Lahore-Peshawar-Lahore from 1st October to 31st December, 2021 which clearly indicates that the operation of the flight is not commercially viable:—

	PK648 (LHE-PEW)	PK649 (LHE-PEW)
Date	PAX Load	PAX Load
01-Oct	2	8
04-Oct	2	3
08-Oct	5	8
15-Oct	8	5
18-Oct	2	17
22-Oct	1	3
25-Oct	4	1
29-Oct	3	7
01-Nov	1	5
05-Nov	5	1
12-Nov	5	4
19-Nov	4	5
26-Nov	8	5
03-Dec	5	4

- The development of road infrastructure, the distances have been reduced and are less time-consuming as well as cheaper than air travel. The distance between Islamabad and Peshawar is around 184.87 kilometers which is around two hours journey with a normal car speed of 110 kilometers per hour. Similarly, Lahore to Peshawar distance has also been reduced. Based on these facts, there is very limited demand for Peshawar-Islamabad and Peshawar Lahore routes.
- Wherever a commercial opportunity arises, PIA mounts nights to facilitate its valued customers. In line with the current demand. PIA has started flight operations from Peshawar to Quetta with twice-weekly flights. With the increase in demand, PIA will increase its flights.

جناب چیئرمین: جی بتائیں منسٹر صاحب سن رہے ہیں، supplementary تو آج آپ کے پاس نہیں ہوگا، آج جمعہ کے دن یہ record توڑ دو۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: چیئرمین صاحب! میرا منسٹر صاحب سے سوال تھا کہ پشاور سے لاہور اور پشاور سے اسلام آباد، اور جیسے باقی سوالوں کے بڑے دل کے ساتھ جوابات دیے ہیں تو میں اس کے جواب پر نہیں جاوں گا میں ان سے special favor مانگوں گا کہ میری پشاور، لاہور اور اسلام آباد کی عوام کے لیے کچھ کریں۔

Mr. Chairman: Honourable Federal Minister for Aviation.

سینیٹر سعد رفیق: بہت اہم سوال ہے اور یہ صرف اسلام آباد، لاہور اور پشاور کا مسئلہ نہیں ہے۔ 41 airports ہیں جن میں سے 11 بند پڑے ہیں، 30 جو functional ہیں ان سے بھی کئی جہاز جاتے ہی نہیں ہیں، کوئی chartered flight جا رہی ہے۔ میں نے سوچنا شروع کیا کہ issue کیا ہے؟ دو issues ہیں لیکن میں آپ کو بہت frankly جواب دوں گا۔ ایک سیاسی بنیادوں پر airports نہیں بننے چاہئیں، professional basis and feasibility کی بنیاد پر بننے چاہیے۔ جب آپ سیاسی بنیاد پر بنائیں گے تو ان کا وہی حال ہوگا جو بہت سارے airports کا ہو رہا ہے، کیوں کہ huge investment ان پر کی گئی ہے۔

دوسری بات آپ کے پاس PIA and 3-4 private airlines ہیں۔ جب ان کے fleet کو پلان کیا گیا یہ بلکل نہیں سوچا گیا کہ یہ 180, 190 seat کا جہاز ہے کیا یہ viable ہوگا ان routes پر جہاں مسافر 40 to 50 ہیں؟ نہ کوئی private airline جانے پر تیار ہے اور نہ ہی PIA کیوں کہ یہ loss making ہے۔ Peshawar is Provincial Capital and it is a very important city of Pakistan, Lahore is also a Provincial Capital. Motorways بننے کے بعد سچی بات ہے ہم خود بھی جہاز پر سفر نہیں کرتے اب لاہور سے اسلام آباد گاڑی پر آ جاتے ہیں، لیکن اس کا یہ جواب نہیں ہے کہ air connectivity نہ ہو۔ اس کے لئے ایک طریقہ ہے جس پر ہم نے کام شروع کیا ہے کہ ہم پاکستان میں چھوٹے jet لے کر آئیں۔ پوری دنیا میں چھوٹے jet fly کرتے ہیں۔ میں Gatwick Airport پر بیٹھا تھا 200 jets تھے Easy

Jet Company ان کے اور budget airlines تھیں۔ ہم نے اپنی airlines کو بھی کہا ہے اور PIA کو بھی direction دی ہے کہ آپ دنیا کی budget airline سے joint venture کریں پاکستان کے قوانین کے مطابق۔ میں پرسوں رات چینی سفیر کو ملا ہوں میں نے ان کو بھی request کی ہے، میں نے UK Ambassador سے بھی request کی ہے اور ہم اپنی بھی research and RND کر رہے ہیں۔ واحد حل یہ ہے تاکہ کبھی آپ کو کہنا نہ پڑے اور یہ خود باخود ہو کہ ہم پاکستان میں چھوٹے viable jets لائیں۔ ATR پر لوگ مجبوراً بیٹھتے ہیں، پسند نہیں کرتے بیٹھنا۔ Modern technology ہے 50 to 60 seats کا jet لائیں Hyderabad, Nawabshah, Sukkur, Quetta, Islamabad, Lahore بھی چلے گا۔

جناب چیئرمین: دالبندین بھی

سینیٹر سعد رفیق: جی دالبندین بھی۔

جناب چیئرمین: مہربانی جی۔ ہو گئی بات۔ ضمنی سوال۔ سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب۔

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: میرا محترم وزیر صاحب سے سوال ہے PIA کے بارے میں اسلام آباد سے بلوچستان، کوئٹہ کے لیے روزانہ کی بنیاد پر کوئی flight نہیں ہے جب کہ ہمیں بتایا جاتا ہے کہ daily flight ہوتی ہے۔ ہمیں daily flight دیں جو آنے جانے دونوں کے لیے ہو وہاں صرف Serene Air کی flight ہی آتی ہے اور وہ اپنے mood کے مطابق ہی چلتی ہے۔ قومی airline کی daily ایک flight آنے جانے کے لیے ہونی چاہیے۔ میں خصوصاً دالبندین کے بارے میں اس لیے بات نہیں کر رہا کہ چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ دالبندین کے ایئرپورٹ پر کوئی boundary line نہیں ہے، وہاں پر گدھے پھرتے ہیں اور بچے پتنگیں اڑا رہے ہوتے ہیں، وہاں پر ایسا ماحول بنا ہوا ہے جیسے کوئی کرکٹ کا میدان ہو۔

جناب چیئرمین: بازئی صاحب! آپ کو اپنے روٹ پر لے جا کر بڑی غلطی کی، سارے حالات بتا رہے ہیں۔

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: دالبندین border area ہے، وہاں ایئرپورٹ پر boundary wall ہونی چاہیے۔

دوسری بات یہ کہ میں نے Aviationکے بارے میں کمیٹی میں بھی بات کی تھی۔ اسلام آباد ائیرپورٹ کے انتظامیہ کے بارے میں بات کرنا چاہتاہوں، وہاں پر ایک خاتون سٹیشن منیجر ہیں، میں نے ان کے بارے میں PIAکے آفیسر کو بھی بتایا ہے۔ عید سے ایک دن پہلے انہوں نے میرے دو بچوں کا ticket cancelکیا، میرے بچے 18سال کے ہیں، نہ نجانے ان کے ticketsکہاں فروخت کر دیے گئے، وہ by busعید کی صبح چھ بجے کوئٹہ پہنچے۔ ائیرپورٹ پر جو سینیٹ کا عملہ کام کرتا ہے، انہوں نے بھی بتایا کہ ان کا ہمارے ساتھ بھی یہی رویہ ہے۔ سٹیشن منیجر جویریہ ہے، اسے میرے بچوں نے بتایا کہ ہم سینیٹر صاحب کے بچے ہیں لیکن اس نے کہا کہ سینیٹر بھاڑ میں جائے۔اس چیز پر خصوصی توجہ دی جائے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ لوگ تشریف رکھیں، پہلے منسٹر صاحب کی بات سننے دیں۔جی منسٹر صاحب۔

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! بازئی صاحب کامیں نے کوئی کام نہیں کرنا، ایک ہی شرط ہےاور وہ نصیب اللہ صاحب کو معلوم ہے، یہ میرے چھوٹے بھائی ہیں، یہ میرے پاس آئیں، انہوں نے ساری زندگی ہمارے ساتھ گزاری ہے۔

جناب چیئرمین: وہ شرط مجھے بھی معلوم ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: دوست محمد صاحب تشریف رکھیں۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب، last supplementary question.

سینیٹر فیصل جاوید: جناب چیئرمین! خواجہ سعد رفیق صاحب نے جو reasonsدیے ہیں، وہ understandableہیں کہ لاہور، اسلام آباد اور اسلام آباد سے پشاور، یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے، انہوں نے political بھرتیوں کے بارے میں مناسب بات کی ہے جس کی وجہ سے بہت سے creative solutionنہیں نکل پا رہے ہیں۔ Lessor rateپر پہلے night coach چلتی تھی، انہوں نے جو دوسرے ممالک کے حوالے سے creative solutionکی بات کی ہے، Jetsکے بارے میں بات کی ہے، یہ بات ideaکے حد تک تو اچھی ہے، یہ اس سلسلے

میں practically کچھ کر رہے ہیں یا نہیں، اگر ایسا ہو جائے تو مناسب ہو گا لیکن ہمیں اس پر کوئی practically اقدام ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

جناب چیئرمین: ایک میری طرف سے بھی گزارش ہے کہ D.I. Khan airport کے لیے بھی کوئی فلائٹ شروع کر رہے ہیں یا نہیں کیونکہ دوست محمد خان صاحب بار بار پوچھ رہے ہیں۔ Minister for Aviation.

(مداخلت)

خواجہ سعد رفیق: جناب چیئرمین! یورپ اور انگلینڈ کی سروس تبھی شروع ہو گی جب وہ ہمیں اترنے کی اجازت دیں گے کیونکہ ہم نے اپنے ساتھ خود ہی بہت ظلم کیا ہوا ہے، میں اس بات کی طرف نہیں جانا چاہتا۔ اب ان کو یقین دلانا ضروری ہے کہ ہم سارے safety rules پورے کر سکتے ہیں جو کہ ہم کر رہے ہیں۔ میرے خیال میں اگر ہم پوراز ور لگائیں تو امریکہ اور UK کی فلائٹ بحالی میں چھ مہینے لگیں گے، یورپ کی باری اس کے بعد آئے گی، اس سے پہلے شاید ممکن نہ ہو۔

فیصل جاوید صاحب نے جو بات کی ہے اس کے بارے میں کہوں گا کہ یہ idea تقریباً دو ہفتے پہلے float کیا گیا ہے، ہم تقریباً ایک ماہ بعد اس پوزیشن میں ہوں گے اور اس ایوان کو بتا سکیں گے کہ ہماری کہاں کہاں پر، کس کس سے کیا بات ہوئی ہے۔ میں یہ بات floor پر بتا رہا ہوں کہ ابھی تک ہماری Chinese Ambassador سے بات ہوئی ہے، میں نے ان سے خود بات کی ہے، UK کے Ambassador کو request کی ہے، PIA نے اپنی working شروع کی ہے کہ دنیا میں کہاں کہاں پر یہ سہولت موجود ہے۔ اس کے دو ماڈل ہو سکتے ہیں، ایک ماڈل یہ ہے کہ آپ ایک نئی کمپنی بنائیں کیونکہ پاکستان کی aviation policy آپ کو اجازت دیتی ہے کہ اگر آپ کسی کو باہر سے لے کر آئیں گے تو 49% تک minority share ہو گا اور 51% پاکستان کا share ہو گا، اس میں آپ کسی کمپنی کو engage کر لیں۔ دوسرا یہ ہے کہ Pakistan International Airline اسے lease پر لے، PIA lease پر لینے سے ہچکچا رہا ہے لیکن میں ان سے بات چیت کر رہا ہوں۔ وہ ایک شعر ہے کہ

آئین نو سے ڈرنا، طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

اتنی بھاری بھر کم گاڑی کو چابی لگا کر سٹارٹ کرتے ہوئے تھوڑا وقت لگتا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: D. I. Khan airport کے بارے میں بھی بتا دیں۔

خواجہ سعد رفیق: D.I. Khan airport کی ابھی کوئی commitment نہیں ہے۔ D. I. Khan airport اور سکھر ائیرپورٹ دونوں international airport بننے جا رہے ہیں، ان کے اندر potential ہے، ان کا area of catchment بہت بڑا ہے، یہ دونوں feasibility کی بنیاد پر بن رہے ہیں، مزید airports کے لیے بھی کہا گیا تھا لیکن گورنمنٹ نے کہا ہے کہ وہ ابھی viable نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: [1]Question hour is being over. The remaining questions and their replies wil be treated as read placed on the table of the House.

*Question No. 38 Senator Saifullah Abro: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state the lists of allotments made by FGEHA in category-I and category-II against Constitutional Quota in Park Road Housing Scheme?

Reply not received.

Leave of Absence

Mr. Chairman: Leave applications.

سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب بعض نجی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ 26 اور 27 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 30 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

[1] [Question hour is over, remaining questions and their replies placed on the table of the House shall be treated as read by the orders of the Chairman]

(رخصت منظور کی گئی)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ لوگ تشریف رکھیں، اگر آپ ہاؤس کو rules کے مطابق نہیں چلانا چاہتے تو پھر آپ لوگوں کی مرضی ہے۔ Question hour over ہو چکا ہے، مجھے leave applications پڑھنے دیں۔ دلاور خان صاحب! تشریف رکھیں، میں بعد میں آپ کی بات سن لوں گا۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب بیرون ملک جانے کی بنا پر مورخہ 26 اور 27 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سرفراز احمد بگٹی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 26 ستمبر کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فاروق حامد نائیک صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر آج مورخہ 30 ستمبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

(مداخلت)

جناب چیئرمین: اس طرح نہیں چلے گا، اس طرح کے مزاج پر میں آپ لوگوں کی کوئی بات نہیں سنوں گا، پہلے آپ لوگ تشریف رکھیں۔ محسن عزیز صاحب! آپ چاہے کچھ بھی کرلیں، میں اس طرح بات نہیں سنوں گا۔ فیصل جاوید صاحب! اس طرح کی دادا گیری نہیں چلے گی، میں آپ کا مائیک بند کردوں گا، جب تک آپ لوگ کھڑے ہیں میں کوئی بات نہیں سنوں گا۔ آپ لوگ ہاؤس کا ماحول خراب نہ کریں۔ مشتاق صاحب! آپ تو سینئر آدمی ہیں، کس طرح کی بات کر رہے ہیں۔ میں leave applications پڑھ رہا تھا اور آپ لوگ کھڑے ہوگئے، Qadir sahib, I will

آپ بیس بیس بندے کھڑے ہو جاتے throw you out of the session now. ہیں تو اس طرح کیسے کارروائی چلے گی۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب! براہ مہربانی بیٹھ جائیں۔
Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice please, move Order No.3. Who will move the Order No.3? Yes, Leader of the House please, move order No.3.

Motion Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice on [The Specific Relief (Amendment) Bill, 2022]

Senator Azam Nazeer Tarar (Leader of the House): I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman Standing Committee on Law and Justice, hereby move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Specific Relief Act, 1877 [The Specific Relief (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Rana Maqbool Ahmad on 1st August, 2022, may be extended for a period of fifteen working days with effect from 29th September, 2022.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Order No.4, in the name of Senator Syed Ali Zafar, Chairman, Standing Committee on Law and Justice please, Leader of the House please, move Order No.4.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice on [The Limitation (Amendment) Bill, 2022]

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman Standing Committee on Law and Justice, hereby move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Rana Maqbool Ahmad on 1st August, 2022, may be extended for a period of fifteen working days with effect from 29th September, 2022.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Order No.5 in the name of Senator Syed Ali Zafar Chairman Standing Committee Law and Justice. Yes, Leader of the House, on behalf of Chairman Standing Committee Law and Justice please, move order No.5.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Law and Justice on [The Constitution (Amendment) Bill, 2022]

Senator Azam Nazeer Tarar: I, on behalf of Senator Syed Ali Zafar, Chairman Standing Committee on Law and Justice, hereby move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan [The

Constitution (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Syed Muhammad Sabir Shah on 7th February, 2022, may be extended for a period of sixty working days with effect from 30th September, 2022.(Amendment of Articles 1,51,59,106,154,175A,198, and 218).

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Order No.6 in the name Senator Farooq Hamid Naek Chairman, Standing Committee on Foreign Affairs. Yes, Senator Samina Mumtaz, please Order No.6.

(اس موقع پر حزب اختلاف کے اراکین walk out کر گئے)

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Foreign Affairs regarding foreign visits of Prime Minister during the last three years

Senator Samina Mumtaz: I, on behalf of Senator Farooq Hamid Naek, Chairman Standing Committee on Foreign Affairs, hereby move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the subject matter of starred question No. 3 asked by Senator Mushtaq Ahmed on 4th January, 2022, regarding the number of countries visited by Prime Minister of Pakistan during the last three years in official capacity along with the names of persons, their designations and scale who accompanied Prime Minister and duration of stay abroad with date wise breakup may be extended for a period of sixty working days with effect from 30th September, 2022.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried.

جناب عرفان صدیقی صاحب! آپ جائیں اور ان کو منا کر لائیں اور Chief Whip سلیم صاحب! آپ بھی جائیں۔

Mr. Chairman: Order No.7, Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, to present report of the Committee please, move order No.7.

Presentation of report of the Standing Committee on Aviation regarding closing of PIA booking office in Hyderabad

Senator Hidayat Ullah: I, hereby present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 162, asked by Senator Keshoo Bai on 17th February, 2022, regarding closing of PIA booking office in Hyderabad, if so, reasons thereof indicating tentative date of reopening.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.8 Senator Hidayat Ullah, Chairman, Standing Committee on Aviation, please, move order No.8.

Presentation of Report of the Standing Committee on Aviation regarding Moenjodaro Airport

Senator Hidayat Ullah: I, hereby present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 110, asked by Senator Saifullah Moenjodaro Airport Abro on 28th January, 2022, regarding the time since, District Larkana, is non-operational with reasons thereof.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.9, Senator Hidayat Ullah Khan, Chairman, Standing

Committee on Housing and Works, please move Order No.9.

Presentation of Report of the Standing Committee on Housing and Works regarding low rental ceiling of the employees

Senator Hidayat Ullah Khan: *Bismillah ir Rehman ir Raheem*. I hereby present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 29, asked by Senator Bahramand Khan Tangi on 4th August, 2022, regarding existing rental ceiling of Government employees in BS 1-2 are extremely low compared to rental ceilings of employees in BS 3-6 and is not sufficient to hire any accommodation in Rawalpindi or Islamabad, if so, reasons thereof.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.10 Senator Muhammad Hamayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination, please move order No.10.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! میں report پیش کرنے سے پہلے اس پر ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو Federal Medical Teaching Institutes کا bill تھا، یہ اسلام آباد کے سب کے بڑے ادارے PIMS کے بارے میں تھا۔ اس سے پہلے ایک شخص پورے PIMS کو manage کر رہا تھا۔ PIMS میں 12 کے قریب بڑے شعبے ہیں، ان کو صرف ایک شخص دیکھ رہا تھا۔ اس میں medical کا شعبہ الگ ہوتا ہے، clinical کا شعبہ ہوتا ہے اور Administration کا شعبہ الگ ہوتا۔ اس کو Act نے اس کو ایک system میں divide کر دیا تھا جس میں Hospital Director, Medical Director, Nursing Director and Finance تھے، یہ کوئی 7 and 6 آدمیوں کی team under Head/Dean کام کرتی تھی اور وہ Board of Governors کو report کرتی تھی۔

جناب! ہماری کمیٹی میں ہمارے قابل احترام رکن سینیٹر جونیجو صاحب نے ایک تجویز پیش کی تھی کہ ہم جب اس discuss کریں تو ہم یہ کم از کم دیکھ لیں کہ ایک سال یا پچھلے سال جولائی میں یہ bill pass ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کو دیکھ لیں کہ اس میں کوئی کام ہوا بھی ہے، غلط ہوا ہے یا صحیح ہوا ہے۔ Unfortunately ہمارے honourable members نے ان کی بات نہیں سنی اور اس کو totally رد کر دیا۔ جناب! ذرا کوشش کریں اور house in order ہو۔

جناب چیئرمین: جناب! میں کوشش کر کرکے تھک گیا ہوں اور آپ کے ساتھی کسی بات کو نہیں سننا چاہتے۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! اگر میرے ساتھی ہیں تو خیر ہے۔

جناب چیئرمین: جناب! آپ جلدی بتائیں اور report پیش کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب! اس میں یہ ہوا تھا کہ Ministry کی red-tapism کو ختم کر دیا گیا تھا اور اس کے بعد وہاں کے Emergency Department میں 20 سال سے جو problems تھے۔ اس کے لیے 200 beds کا ایک پورا up to date system start ہو رہا تھا۔ اس کے علاوہ آپ دیکھیں کہ اس کے بہت سارے units اور بہت سارے چیزوں recognition کا مسئلہ آ رہا تھا، اس کی وجہ جو 1300 seats خالی تھیں، ان میں سے 300 seats کو fill کیا اور ان کو merit کے لحاظ سے کیا۔

جناب! آپ جاکر دیکھیں کہ Children Hospital کی emergency totally بدل گئی ہے اور 100% بڑھ گئی اور یہ ایک سال میں ہوا ہے HVAC system پورا بدل گیا ہے اور OPD ساری بدل گئی ہے۔

جناب! PIMS میں COVID کے دوران سارے پاکستان میں سب سے کم mortality تھی۔ اس کے علاوہ آپ یہ دیکھیں کہ کوئی 300 کے لوگ بھرتی ہوئے ہیں، مجھے امید ہے کہ حکومت یہ جو چیز لا رہی ہے تو ان بھرتیوں کو absorb کریں گے اور ان کو نہیں نکالیں گے کیونکہ یہ بہت زیادتی ہو گی۔ تین Cardiac Surgeons آئے ہیں، وہ Health Card کے ذریعے سے سے لوگوں کی دن رات مدد کر رہے ہیں۔

جناب! یہ بات تھی کہ اگر اس پر discussion ہو جاتی اور اس کو دیکھ لیتے، جہاں پر خرابیاں ہیں تو ان کو ٹھیک کر لیتے بجائے اس کے کہ پورا bill repeal کر لیں، سب کچھ واپس کر دیں۔ ابھی ہمارے Minister for Aviation نے کہا کہ political reasons تھی۔ یہ اس کو اب ایک university کے ہاتھوں میں دے رہے ہیں، university important چیز ہے اور ہر لحاظ سے ٹھیک ہوتی ہے۔ ایک اتنے بڑے ادارے کو چلانا چاہیے۔ اب میں اس report کو پیش کرتا ہوں۔

(اس موقع پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان میں واپس آ گئے)

جناب چیئرمین: جی move کریں۔

Presentation of Report of the Standing Committee on National Health, Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS) Bill, 2022]

Senator Muhammad Humayun Mohmand: I hereby present report of the Committee on the Bill to repeal the Federal Medical Teaching Institutes Act, 2021 [The Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS) Bill, 2022], introduced by Senator Saleem Mandviwalla on 1st August, 2022.

جناب! بڑے بھاری دل سے پیش کر رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.11.

اس پر بات نہیں ہو سکتی ہے۔ جناب رپورٹ ہے اس پر آپ کیا بات کریں گے۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! اس سے پہلے میں ایک point of public importance پر بات کرنا چاہوں گا۔

جناب چیئرمین: جی جناب۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب مجھے بولنے دیں، میں report present کر رہا ہوں، just hear me out first sir, it is for the public importance. جناب میں اس پر بولوں گا۔

جناب چیئرمین: سن لیں، جلدی کریں اور رپورٹ پیش کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! PMDC 1962 سے چل رہا تھا، اس کے اندر بھی ہمیں پتا ہے کہ کیا کچھ ہوتا رہا ہے، اس میں خرابیاں تھیں، ایک ایسا موقع بھی آیا تھا کہ جب بہت زیادہ private institutes بننے شروع ہو گئے تھے اور وہ private medical colleges کیا کرتے تھے کہ اپنے ہسپتال نہیں بناتے تھے صرف اور صرف ایک institution بناتے تھے اور admission دے دیتے تھے، وہاں house job نہیں ہوتی تھی اور سارے کا سارا بوجھ باقی جگہوں پر آتا تھا جس کی بنیاد پر یہ بات ہوئی تھی کہ ہم ایسے ادارے کو اس طرح سے revamp کریں کہ وہ ان اداروں کو روکے اور انہیں کہے کہ کم از کم وہ پانچ سو بستروں کا ہسپتال بنائیں۔

اس میں دو قسم کے exams ہیں جس کے بارے میں بہت سے لوگوں نے کہا ہے۔ میں مانتا ہوں کہ ہر جگہ پر exams نہیں ہونے چاہییں لیکن کمیٹی میں یہ بات discuss ہوئی تھی کہ اگر کوئی شخص Harvard سے MBBS کر لیتا ہے تو وہ ایک licensing exam دیتا ہے۔ اگر پاکستان سے کوئی کرلے تو ہم اس standard کو کیوں نہ اپنائیں۔ ہم لوگوں کا کام ہے کہ ہم صرف ڈاکٹر پیدا کریں، ایک بات یاد رکھیں کہ نہ آپ کے اور نہ ان میں سے کسی منسٹر کے بچے ان ڈاکٹروں کے پاس جائیں گے، یہ وہ بچے ہوتے ہیں جو lower merit پر ہوتے ہیں اور ڈاکٹر بنتے ہیں۔ یہ آپ کے علاقے جہاں سے آپ آئے ہیں وہاں پر کام کرتے ہیں اور وہیں پر لوگوں کو خراب کرتے ہیں۔ ہم لوگ اپنا standard بنانا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہمارے منسٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ ہمیں American standard نہیں چاہیے، ہمیں افغانستان کا standard چاہیے۔

جناب چیئرمین: آپ جلدی کریں، مجھے legislation کرنی ہے اور بہت کام ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ میں نے کم از کم چالیس Members of the Parliament کے ساتھ personal discussion کی ہے، جن میں ہمارے Leader of the House بھی شامل ہیں۔ مجھے یہ کہا گیا تھا کہ ڈاکٹر صاحب، ہمارے وزیراعظم صاحب merit کا بہت خیال رکھتے ہیں، میں آج پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ

Prime Minister کہاں ہیں؟ کیونکہ ابھی ان لوگوں نے 70% merit سے کم کر کے 45% کر دیا ہے۔ ارے 45% merit کیوں رکھتے ہیں، 0 % merit کیوں نہیں رکھتے ہو۔ جو بھی میڈیکل کالج میں چلا جائے، اسے آپ ڈاکٹر بنا دیں۔ مجھے ان لوگوں کی فکر ہے جو شہروں میں نہیں ہیں، مجھے ان لوگوں کی فکر ہے جن کے پاس بڑے ڈاکٹروں تک access نہیں ہے۔ آپ اس قسم کے ڈاکٹرز بنا کر دے رہے ہیں جو بالکل بھی safe نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! رپورٹ سے پہلے یہ کہنا ضروری ہے، آج رپورٹ پیش ہو جائے گی، بل بھی پاس ہو جائے گا، ان لوگوں کا کیا ہو گا۔ ان ڈاکٹروں کی وجہ سے ان علاقوں میں چاہے وہ دادو ہو، چاہے وہ آپ کے علاقے میں ہو اگر وہاں کوئی بچے مرتے ہیں تو ان کا خون کس کے سر ہو گا جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ جناب۔ رپورٹ پیش کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اپنی طرف سے پورا defend کرنے کی کوشش کی ہے کہ merit پر کوئی compromise نہ ہو۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے اور پھر کہتے ہیں کہ political reasons ہوتے ہیں، political reasons میں اگر کوئی Act میں خرابیاں ہوں تو آپ اسے improve کریں لیکن آپ تو پورا Act ہی repeal کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! جناب براہ مہربانی رپورٹ پیش کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! ابھی بھی بل میں اتنی زیادہ غلطیاں ہیں کہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ یہ بل پاس کر کے کیا کر لیں گے لیکن بہر حال میں report present کرتا ہوں، میں اس رپورٹ سے totally disagree کرتا ہوں۔ جناب یاد رکھیں کہ merit انہی بچوں کو protect کرتا ہے جو پڑھنے والے students ہیں۔ یہ کیا کریں گے، جو بچہ 45% سے پاس ہو گا، 80% والے کو چھوڑ کر 45% والے بچے کی سفارش پر admission کروائیں گے۔۔۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی رپورٹ پیش کریں۔ I beg you to please present the report.

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جب آپ merit کو پامال کریں گے، اسے 30% or 45 پر لے کر آئیں گے، بجائے آپ اس کے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ اس بابت calling attention notice لا کر تقریر کریں، ابھی فی الحال اسے present کریں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب یہ point of public importance ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: محسن صاحب calling attention لے آئیں نا۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب آپ اپنے علاقے کا merit اونچا کریں، بجائے اس کے کہ آپ۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب آپ کوئی اور tool لے آئیں۔ آپ رپورٹ پیش کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں۔

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: آپ پورے پاکستان کا merit کیوں نیچے لا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ پیش کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے ہیں، اگر نہیں کر رہے ہیں تو پھر میں کسی اور سے پیش کروا دیتا ہوں۔

Presentation of report of the Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination on [The Pakistan Medical and Dental Council Bill, 2022]

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: نہیں جناب، میں کر رہا ہوں۔ یہ مجھ پر لازم ہے اور میں کروں گا۔

I, Senator Mohammad Humayun Mohmand, Chairman, Standing Committee on National Health Services, Regulations and Coordination with a heavy heart, present report of the Committee on the Bill to reconstitute the Medical and Dental Council in Pakistan [The Pakistan Medical and Dental Council Bill, 2022], [***][2] introduced by Senators Saleem Mandviwalla and Kauda Babar on 1st August, 2022.

[2] *"Words expunged as ordered by the Chairman."*.

جناب چیئرمین: وہ expunge کر دیا ہے۔ The report stands laid.

معزز Leader of the House صاحب۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آپ کچھ خدا خوفی کریں۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri, Chairman, Standing Committee on Religious Affairs and Inter-faith Harmony, on his behalf Senator Bahramand Khan Tangi please move Order No.12.

Presentation of Report of the Standing Committee on Religious Affairs and Interfaith Harmony on [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2022]

Senator Bahramand Khan Tangi: I, on behalf of Senator Molana Abdul Ghafoor Haideri, Chairman, Standing Committee on Religious Affairs and Inter-Faith Harmony, present report of the Committee on the Bill further to amend the Guardians and Wards Act, 1890 [The Guardians and Wards (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Mohsin Aziz on 17th January, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! میں بھی Standing Committee کا رکن ہوں، مجھے دو منٹ بولنے دیں۔

جناب چیئرمین: میں کہتا ہوں کہ اب اس chapter کو close کر دیں۔ پھر اس کے بعد وہ بولیں گے، براہ مہربانی۔ Order No.13, Senator Rana Maqbool Ahmed, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat. رانا صاحب نہیں آئے ہیں، سینیٹر رخسانہ زبیری صاحبہ، براہ مہربانی آپ Order No.13 پیش کریں۔

Presentation of Report of the Standing Committee on Cabinet Secretariat on [The Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power (Amendment) Bill, 2022]

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: I, on behalf of Senator Rana Maqbool Ahmed, Chairman, Standing Committee on Cabinet Secretariat, present report of the Committee on the Bill further to amend the Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power Act, 1997 [The Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Naseebullah Bazai on 30th May, 2022.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.14, Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, please move Order No.14.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue regarding reason of some unreleased amount of NFC Award out of the share of Khyber Pakhtunkhwa

Senator Saleem Mandiviwalla: I, Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, present report of the Committee on the subject matter of Starred Question No. 9-A asked by Senator Hidayatullah Khan, on 22nd December, 2021, regarding some amount of NFC Award out of the share of Khyber Pakhtunkhwa has not yet been released, if so, reasons for delay and tentative deadline for the release of the outstanding amount.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.15, Saleem *Sahib*, please move Order No.15.

Presentation of Report of the Standing Committee on Finance and Revenue on [The State-Owned Enterprises (Governance and Operations) Bill, 2022]

Senator Saleem Mandiviwalla: I, Senator Saleem Mandviwalla, Chairman, Standing Committee on Finance and Revenue, present report of the Committee on the Bill to provide for governance and operation of the management and financial efficiency of state-owned enterprises owned and controlled by the Federal Government [The State-Owned Enterprises (Governance and Operations) Bill, 2022].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.16. Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice, please move Order No.16.

جناب میں کہتا ہوں کہ آپ صرف دو منٹ دے دیں، آپ اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں، صرف دو منٹ صبر کریں پھر میں آپ کو موقع دے دیتا ہوں۔ پہلے آپ لوگ میری پوری بات سمجھ لیں، جو کہنا چاہتے ہیں وہ بات آپ میں سے کوئی ایک مجھے بتا دے کہ کیا بات ہے۔ جو بات کرنے کے لیے آپ سب کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر شور بھی کرتے ہیں، جس سے بدمزگی پیدا ہوتی ہے، جس پر سینیٹر قادر صاحب میں آپ سے بھی معذرت خواہ ہوں لیکن براہ مہربانی شور نہ کریں۔ محسن صاحب دیکھیں، آپ constantly وہی کام کر رہے ہیں۔

Consideration and Passage of [The Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022]

Senator Shahadat Awan (Minister of State for Law and Justice): I, on behalf of Minister for Law and Justice move that the Bill to amend the Publication of Laws of Pakistan Act, 2016 [The Publication of Laws of Pakistan

(Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? No. It has been moved that the Bill to amend the Publication of Laws of Pakistan Act, 2016 [The Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Clauses 2 to 24. The question is that Clauses 2 to 24 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 24 stand part of the Bill. Now, we take up Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, The Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Honourable Senator Azam Nazeer Tarar, Minister for Law and Justice. Yes. Senator Shahadat Awan Sahib.

Senator Shahadat Awan (Minister of State for Law and Justice): I, move that the Bill to amend the Publication of Laws of Pakistan Act, 2016 [The Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to amend the Publication of Laws of Pakistan Act, 2016 [The Publication of Laws of Pakistan (Amendment) Bill, 2022], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No.18, Senator Mohammad Ishaq Dar, Minister for Finance and Revenue. Yes, Minister of State for Finance, please move Order No. 18.

Consideration and passage of the Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022

Dr. Aisha Ghaus Pasha (Minister of State for Finance and Revenue): On his behalf, I move that the Bill to establish the Export-Import Bank of Pakistan for the promotion of international trade [The Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

سینیٹر مشتاق احمد: جی، ہاں۔

جناب چیئرمین: تو پھر یہ کمیٹی میں جائے گا؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے جولائی میں اس کے اندر amendments ڈالی تھیں۔ وہ سینیٹ سیکرٹریٹ میں موجود ہیں۔ وہ کاپی آپ کو دیں گے۔ وہ amendments آج ایجنڈے میں reflect نہیں ہوئی ہیں۔ میری amendments اس میں لے لیں۔ میں صرف یہی کہہ رہا ہوں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب چیئرمین! ان کی amendments ہم نے لی تھیں۔ یہ کمیٹی میں consider ہوئی تھیں لیکن مشتاق صاحب کمیٹی میٹنگ میں نہیں آئے تھے and the Committee jointly and unanimously passed the Bill in the Committee meeting.

جناب چیئرمین: سلیم صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کو تو ہم نے بلایا تھا مگر آپ کمیٹی میٹنگ میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔

سینیٹر مشتاق احمد: اگر میں نہیں تھا تو میں نے Senate Secretariat میں یہ amendments جولائی میں جمع کی تھیں۔

جناب چیئرمین: وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کی amendments ہم بعد میں دوبارہ کمیٹی میں لیں گے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! مجھے اس پر بات کرنے کا موقع تو دیں ناں۔

جناب چیئرمین: آج جمعے کا دن ہے۔ Time کا issue ہے۔ باقی آپ کے ساتھی بھی بات کریں گے۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب چیئرمین! آپ ان کی amendments کمیٹی میں refer کر دیں۔

We will take them up.

جناب چیئرمین: یہ کمیٹی میں تو referred ہیں۔ آپ ایک مرتبہ پھر take up کر لیں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: جناب چیئرمین! ہم تو ان پر discussion کریں گے۔

جناب چیئرمین: Fresh amendments لے لیں۔

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: ہاں، ہاں۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جب قانون بن جائے گا تو اس کے بعد میری amendments کی کیا حیثیت رہ جائے گی۔ آپ مجھے پیش تو کرنے دیں۔ جب میں نے جولائی میں یہ amendments جمع کی ہیں۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! یہ ابھی Standing Committee سے آ گیا ہے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: مشتاق صاحب ہمیشہ اچھی بات کرتے ہیں۔ کمیٹی میٹنگ میں دور دراز سے ممبران آتے ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: میری amendments کا تو کم از کم جواب تو دیں۔ وضاحت تو پیش کریں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یہ amendments کمیٹی میں لگی ہوئی تھیں۔ آپ کو کمیٹی میں جانا چاہیے تھا۔ وہاں پر آپ پیش کرتے۔

جناب چیئرمین: یہ کمیٹیاں کس لیے بنی ہوئی ہیں؟

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب چیئرمین! یہ تو پھر سارا نظام رک جائے گا۔ مشتاق صاحب! آپ سے یہ استدعا ہے کہ آپ بعد میں یہ amendments لے آیئے گا۔ اس پر بحث کریں گے۔ یہ بے ضرر سا قانون ہے اس کو پاس ہونے دیں۔

جناب چیئرمین: گزارش یہ ہے کہ ان کی amendments کمیٹی میں گئی تھیں۔ ان کو نوٹس بھی دیا گیا تھا۔ مشتاق صاحب کمیٹی میں آئے نہیں تھے، اس لیے پھر یہ take up نہیں ہو سکیں۔ کمیٹی نے اس بل کو unanimously pass کیا تھا۔ ابھی یہ amendments ہم نہیں لے سکتے۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں صرف ان amendments کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جلدی بتائیں۔ آپ کی amendments کیا تھیں؟

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں منسٹر صاحبہ کی توجہ چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: منسٹر صاحبہ توجہ دیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! یہ جو پورا قانون ہے اس پر میری کئی reservations ہیں لیکن میری ایک amendment ہے جو کہ بہت اہم ہے۔ وہ Page No.14 پر ہے۔ اس میں آپ نے protection of action taken in good faith. آپ نے good faith میں بینک اور بینک کے تمام functionaries کو بھی ہر قسم کی indemnity دی ہے۔ جناب چیئرمین! Officers کو indemnity دینے کی سمجھ تو آتی ہے لیکن بینک ایک کاروباری ادارہ ہے جو نفع اور نقصان کی بنیاد پر چلتا ہے۔ وہ اگر پاکستان کی شہریوں کا نقصان کرے تو پاکستان کے شہریوں کا دستوری حق ہے کہ وہ ان کے خلاف شکایت کریں اور یہ اس financial ادارے کا فرض ہے کہ وہ عوام کے نقصانات کی تلافی کرے۔ بینک جو ایک کاروباری ادارہ ہے اس کو آپ نے ہر قسم کے کیس سے یعنی خواہ وہ کچھ بھی کرے، عوام کی

property and wealthکا نقصان کرے۔ بینک کو indemnifyنہیں کرنا چاہیے۔اس کو indemnityنہیں دینی چاہیے البتہ Officers and functionaries کو اگر indemnityدیں تو اس کی کوئی صورت ہے۔ یہ Constitution and fundamental rightsکے خلاف ہے۔ نمبر ایک۔

جناب چیئرمین! دوسری بات یہ ہے کہ اس میں آپ دیکھ لیں کہ اس میں جو Section 25 ہے اس میں sovereign supportدیا ہے۔ اب اگر آپ ایک بینک یا ادارے کی ہر actionکو sovereign supportدیں گے تو یہ تو ایک بہت ہی blanketقسم کی supportہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست نہیں ہے۔ یہ تو کہیں بھی نہیں ہوتا کہ حکومت پاکستان ایک financialادارے کے ہر قسم کے actionکو sovereign supportدے دیں۔ جناب چیئرمین! آپ دیکھیں کہ اس کی جو exemption of stamp dutyیعنی یہ بہت چھوٹی چیز ہے۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! آپ نے بات کر لی ہے۔اس کا جواب سن لیتے ہیں۔ باقی یہ amendmentتو آپ نے جمع ہی نہیں کی تھی۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جہاں تک تعلق ہے اس کی Section 37 کا protection of actions taken in good faith. جناب چیئرمین! اس کے nomenclatureسے واضح ہے۔ آئین پاکستان سے لے کر کوئی بھی قانون جب legislateہوتا ہے تو جنہوں نے اس قانون کو executeکرنا ہے اور اس پر عمل درآمد کرنا ہے وہ عام طور پر وہی اہلکاران، افسران اور وہ ادارہ ہوتا ہے جس کی بابت وہ قانون بنایا گیا ہے۔ اگر آپ انہیں یہ protectionنہیں دیتے تو یہ ان کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین! اگر good faithکا wordنہ ہوتا تو میں اس کو بالکل defendنہ کرتا۔ آئین پاکستان سے لے کر، ڈیڑھ سو سال پرانی قوانین سے لے کر آج جو نئے ترین قوانین بنے ہیں ان میں آپ یہ indemnityدیتے ہیں تاکہ وہ smooth functioningکریں۔

جناب چیئرمین! کسی پر پابندی نہیں ہے کہ جو action bad faithمیں لیا گیا ہے اس کو لے کر جائیں۔ چاہیے وہ بینک کا صدر ہے یا Cashierہے۔ آپ جب عدالت یا کسی ایجنسی

میں جاتے ہیں تو آپ نے threshold cross کرنا ہوتا ہے۔ That the action so for taken by the authority is in bad faith and it is not in good faith. جناب چیئرمین! یہ ایک technical چیز ہے۔ یقین مانیئے ایک ہزار قوانین ایسے ہیں جن میں یہ provision ہوتی ہے اور یہ worldwide ہے۔ یہ universally accepted ایک provision ہے جو کہ protection دینے کے لیے ہوتی ہے کہ غیر ضروری litigation جو ہے وہ خرچے کا باعث بھی بنتا ہے اور وقت کا زیاں بھی ہوتا ہے۔ عدالتی نظام کو بھی overload کرتی ہے۔ یہ اس لیے رکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی بندہ غیر ضروری اور غلط litigation لے کر جاتا ہے تو اس کو pursue کرنے کی بجائے اس کو خارج کرایا جائے اور اس کے خلاف action لیا جائے۔ مشتاق صاحب یہ قطعاً پہلی مرتبہ نہیں ہو رہا ہے۔ اب بینک کو یہ کیوں دیا گیا ہے۔ بینک as an entity, corporate entity ہے اس سمیت Bank as a whole اس کا پورا بورڈ corporate entity ہے۔ اس کو protection دی گئی ہے۔ جس لمحے یہ good faith کی breach کریں گے، جس وقت یہ good faith کی چادر ہٹتی ہے عدالت اور ایجنسی کو اختیار ہے کہ وہ proceed کریں۔ یہ آپ نے Section 37 پڑھا تھا۔

جناب چیئرمین: مشتاق صاحب! ہو گیا۔ آپ کی ایک amendment تھی۔ جی۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! بینک کا جو صدر اور functionaries ہیں ان کو آپ indemnity دیں لیکن جب آپ قانون میں بحیثیت ادارہ بینک کو یہ indemnity دیں گے تو یہ fundamental rights کے خلاف ہے۔ وہ ایک کاروباری ادارہ ہے۔ عوام کا نقصان کرے تو عوام کو compensation دے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ شکریہ۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ایک juristic person ہے۔ اس نے اپنے Director, Chairman, President یا Officer کے ذریعے prosecute ہونا ہوتا ہے۔ یہ ایک legal technicality ہے۔ اگر کہیں گے تو میں آپ کو تفصیل کے ساتھ، قانون کی کتابیں سامنے رکھ کر آپ کو satisfy بھی کر دوں گا۔ یہ ایک legal requirement ہوتی ہے۔

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to establish the Export-Import Bank of Pakistan for the promotion of international trade [The Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, we take up second reading of the Bill. The question is that Clauses 2 to 43 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 43 stand part of the Bill. Now, we take up the Schedule. The question is that Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Schedule stands part of the Bill. Now, we take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of the Bill. Honourable Minister of State for Finance and Revenue may please move Order No.19.

Dr. Aisha Ghaus Pasha (Minister of State for Finance and Revenue): I move that the Bill to establish the Export-Import Bank of Pakistan for the promotion of international trade [The Export-Import Bank of Pakistan Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed. Now, we move on to Order No.20 which stands in the name of Mr.

Bilawal Bhutto Zardari, Minister for Foreign Affairs. On his behalf, honourable Minister for Parliamentary Affairs may please move the Order.

Consideration and Passage of [The Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) (Amendment) Bill, 2022]

Mr. Murtaza Javed Abbasi: On behalf of Minister for Foreign Affairs, I beg to move that the Bill further to amend the Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) Act, 1948 [The Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Now, we move on to second reading of the Bill. The question is that Clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. Now, the question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Minister for Parliamentary Affairs may please move Order No.20 on behalf of Mr. Bilawal Bhutto Zardari, Minister for Foreign Affairs.

Mr. Murtaza Javed Abbasi: On behalf of Minister for Foreign Affairs, I wish move that the Bill further to amend the Diplomatic and Consular Officers (Oath and

Fees) Act, 1948 [The Diplomatic and Consular Officers (Oath and Fees) (Amendment) Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: I put this motion to the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Bill stands passed.

آپ میں سے اب کون بات کرنا چاہ رہا ہے؟ پہلے اپنا فیصلہ کرلیں، پھر مجھ سے گلہ کریں۔ کون بات کرنا چاہتا ہے؟ دلاور خان صاحب۔ محسن صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پہلے اپنی صفوں کو درست کریں کہ کس نے بات کرنی ہے۔ خیبر پختونخوا ہمارے لیے بہت اہم ہے لیکن حوصلہ بھی کیا کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Dilawar Khan regarding imposition of taxes on tobacco industry of Khyber Pakhtunkhwa

سینیٹر دلاور خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

دکھ دے کر سوال کرتے ہو، چیئرمین صاحب کمال کرتے ہو
شہر دل میں یہ اداسیاں کیوں، یہ بھی مجھ سے سوال کرتے ہو

چیئرمین صاحب! خیبر پختونخوا پاکستان کا حصہ ہے۔ تین چار مہینوں سے ایک خاص وجہ سے، یہودیوں اور multinational کمپنیوں کے ایماء پر خیبر پختونخوا کے کاشتکاروں، کارخانہ داروں، تمباکو کی منڈی کے dealers پر، exporters پر اور دکانداروں پر مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ میں آپ کے نوٹس میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ ہم کوئی ایسی بات نہیں کرتے جو سچ نہ ہو۔ جو بات میں نے کردی، وہی بات من و عن سچ پر مبنی ہے۔ میں آپ سے یہ request کررہا ہوں کہ جناب! اس کے لیے آپ ایک special committee بنائیں اور ground reality جان لیں کہ جو کچھ ہم کہہ رہے ہیں سچ ہے یا یہودیوں کو نوازا جارہا ہے۔

جناب! میں آپ کو ایک simple مثال دے رہا ہوں کہ اگر سوزوکی موٹرز کی 100 گاڑیاں Mercedez "S" Class کے برابر ڈیوٹی پر clear ہورہی ہوں اور پھر ان سے کہا جائے کہ آپ مارکیٹ میں سوزوکی موٹر بھی آٹھ کروڑ روپے کی بیچیں تو کیا یہ مناسب بات ہوگی؟

(اس موقع پر ایوان میں اذانِ جمعہ سنائی دی)

جناب چیئرمین: جی سینیٹر دلاور خان صاحب۔ جتنی شاعری آج آپ نے مجھ پر کی ہے اس کا جواب بھی آپ پھر مجھے دیں گے۔

سینیٹر دلاور خان: جناب والا! آج آپ نے پورا غصہ ہم پر اتارا ہے خیبر پختونخوا کے جو غریب لوگ ہیں۔

جناب چیئرمین: کاش آپ جیسے دو غریب اور ہوتے۔

سینیٹر دلاور خان: خیبر پختونخوا کے لوگ تو چور ہیں، بلوچستان کے لوگ سمگلر ہیں، ہم چاہتے ہیں جناب والا! کہ آپ ایک خصوصی کمیٹی بنا دیں اور جو بھی سینیئر لوگ ہیں، جیسے اعظم نذیر تارڑ، کامل علی آغا وہ لوگ چارسدہ، صوابی اور مردان کا ایک دورہ کر لیں اور وہ یہ حقیقت جان لیں کہ جیسے میں نے Suzuki Motors اور Mercedes کی مثال آپ کو دی کہ جیسے Mercedes گاڑی S class 500 اور Suzuki car ایک ہی ڈیوٹی پر ڈرائی پورٹ سے نکلتی ہیں تو آیا FBR والے یا کوئی چیکنگ کے بغیر نکل سکتے ہیں؟ میں آپ سے یہی گزارش کر رہا ہوں کہ تمباکو کا بہانہ بنا کر خیبر پختونخوا میں اور پنجاب اور بلوچستان کے بارڈر پر چیک پوسٹیں بنائی گئی ہیں جس میں آئی بی کا input رینجرز، پولیس، انکم ٹیکس کے افسران اور کسٹم کے افسران موجود ہوں گے تو آپ سے میری یہ گزارش ہے کہ اگر کوئی گاڑی وہاں سے گزرے گی تو پولیس یا رینجرز والے ہر گاڑی کی تلاشی لیں گے، ہماری باپردہ خواتین ہیں اور پھر دوسرا مسئلہ جس سے ہم پہلے سے تنگ ہیں ہمارا خیبر پختونخوا، فاٹا دہشگردی کا شکار ہیں۔ جناب والا! میں آپ سے دوسری بار گزارش کر رہا ہوں کہ آج کل تمباکو کا تمام کاروبار بند پڑا ہے اور تارڑ صاحب! آپ سن لیں کہ اس کے لیے آپ لوگوں نے ایسی قانون سازی کی ہے کہ مجھے آپ کہتے ہیں آپ اڑیں لیکن کیا میں اڑ سکتا ہوں؟ میں چل سکتا ہوں، میں گھوم سکتا ہوں، میں لیٹ سکتا ہوں، میں بیٹھ سکتا ہوں پر میں اڑ نہیں سکتا۔ آپ پیکٹ پر ٹکٹ لگا دیں، ہماری جو local industries ہیں اس کی 364 ماڈل مشینیں ہیں اور وہ یہ بات سمجھتے ہیں۔ یہ بات multi-nationals نے FBR, policymakers and finance کے ذہنوں میں بٹھائی ہے کہ جو دو دو ارب روپے کی مشینیں ہیں یہ ان کو اس کے ساتھ ملاتے ہیں، دس ٹرک روزانہ یہ نکالتے ہیں جن میں سے 9 ٹرک بغیر ڈیوٹی کے اور پھر یہ کہ وہ دس ٹرک سال میں

نہیں بنا سکتے۔ اس وجہ سے ہم بار بار یہ گزارش کر رہے ہیں کہ آپ ایک کمیٹی بنا دیں تاکہ ہم سے یہ چوری کا داغ ہمیشہ کے لیے مٹ جائے۔

جناب والا! میں آپ کو آج کی بات بتاتا ہوں اعظم نذیر تارڑ صاحب! آپ Income tax Ordinance Section 40b and 45 پڑھ لیں کہ 40b کب استعمال ہوتا ہے۔ یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب tax evasion کی sufficient reasons ہوں تو 10, 15 دن کے لیے وہاں پر forces کی deployment ہوتی ہے۔ پھر round the year ہمارے کارخانوں میں یہی staff posted ہوتا ہے چار، پانچ، دس لوگوں کے لیے اور ابھی تین مہینے پہلے لاہور سے ایف بی آر کا سٹاف آیا کیونکہ ان کا آر ٹی او پشاور کے اسٹاف پر بھروسہ نہیں تھا لہٰذا لاہور سے فورس کو ٹرانسفر کر کے وہاں پر لگایا۔ آج بھی چار، چار لوگ روزانہ اس کی monitoring کرتے ہیں۔ Stay order ہائی کورٹ کا ہے، اس کے باوجود اس کی contempt of court ہو رہی ہے۔ پھر مارکیٹ میں اشتہارات شائع ہو رہے ہیں کہ اگر آپ ٹکٹ کے بغیر سگریٹ بیچیں گے تو ہم آپ کو ہتھکڑیاں لگائیں گے۔ Stay Order موجود ہے کہ آپ اپنا business continue رکھیں till the court's decision. یہ ہمارے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔ پھر صرف اس پر بات ختم نہیں ہوتی۔ ہمارے کاشتکار کی صرف ایک تمباکو کی فصل ہے اور اس پر Rs.390/- per KG tax لگایا گیا۔ اب ہم KP کے لوگوں سے کون سا گناہ کبیرہ ہو گیا ہے کہ FBR کے سٹاف پر آپ کا اکتفا نہیں ہوتا، مارکیٹ میں ان کو تنگ کرنے سے آپ کا اکتفا نہیں ہوتا، اب آپ اشتہارات کے ذریعے ان کا کاروبار تباہ کر رہے ہیں۔ میں آپ سے صرف یہی گزارش کر رہا ہوں اور میں نے اس دن بھی آپ سے یہی کہا تھا کہ multi-nationals کی زیادتیوں کی وجہ سے یہ چھوٹے چھوٹے یونٹ ادھر بنے تھے کیونکہ یہ خام مال یعنی تمباکو صرف ان ہی سات اضلاع میں پیدا ہوتی ہے، اس لیے وہاں پر لوگوں نے چھوٹے چھوٹے کارخانے لگائے اور ان سے تقریباً بیس لاکھ لوگ وابستہ ہیں۔ ان کارخانوں کے brands کے نام بھی یہاں پر اس ایوان میں کسی کو نہیں آتے ہوں گے۔ جن میں 'دبئی، پی آئی اے، کیفے، بیلچے، کدالیں وغیرہ' ہماری brands کے نام ہیں۔ دوسری طرف "Capstan, Gold Leaf,

”.Red & White, etc ہیں۔ میں نذیر تارڑ صاحب سے یہی گزارش کر رہا ہوں کہ آپ جان لیں کہ ہماری local brands پر Rs.41/- FED ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: کیا یہ دبئی کا مطلب دبئی ہی ہے؟

سینیٹر دلاور خان: دبئی، پی آئی اے اور کیفے ہیں، یہ ہوٹل والا کیفے ہے۔ دوسری طرف جو Capstan اور Red & White ہے ان پر بھی -/Rs.41 کا tax ہے۔ جناب والا! اگر اس میں FBR کے لیے کوئی چمک نہیں ہے یا ان کے لیے جنہوں نے یہ قانون سازی کی ہے تو میرے خیال میں پھر اس کا ازالہ کیا جائے اور ایک high powered committee تشکیل دی جائے جس کی composition ایسی ہو کہ policymaker اس کو reject نہ کر سکیں اور اس ground reality کو سمجھیں۔ 15 لاکھ روپے کی مشین اور دو ارب روپے کی مشین میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ جو deployment لاہور میں ہوئی ہے، اس کو فوراً ہٹایا جائے اور وہاں پر جتنی بھی check posts ہیں جن میں IB, Rangers, Police وغیرہ کو ختم کیا جائے۔ کیا ہم India cross کر رہے ہیں کہ ہمارے لیے اتنی check posts کھڑی کی گئی ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ابھی ایک protest motorway پر ہو رہا ہے اور اس وقت Islamabad-Peshawar Motorway بند ہے کیونکہ وہاں پر protest ہو رہا ہے اسی وجہ سے لیکن وہاں پر ان کی سننے والا کوئی نہیں ہے۔ میں نے پچھلے دنوں بھی آپ سے گزارش کی تھی آپ ایک Special Committee بنالیں، اگر آپ پہلے ہی یہ بنا لیتے تو اس وقت تک ان کا ازالہ ہو چکا ہوتا۔ اس دن بھی آپ نے کوئی کمیٹی نہیں بنائی اور آج بھی آپ نے ہم پر اتنا غصہ کیا۔ ہمارے پاس اور کوئی دوسرا چارہ نہیں ہے۔ جناب والا! ہم تو ان علاقوں میں جا نہیں سکتے۔ میں پچھلے دنوں ایک فوتگی پر وہاں گیا تھا، آپ یقین کریں وہ ہمارا حلقہ ہے، وہاں پر ایک بندہ میرے پاس آ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا خان صاحب! کیا آپ نے کوئی گناہ کبیرہ کیا ہے جو آرمی والے آپ کے کارخانوں میں آ رہے ہیں۔ میں نے اس سے کہاں کہ بھئی وہ آرمی والے نہیں ہیں، یہ لاہور سے آئے ہیں، ان کا حلیہ ان جیسا ہے۔ یہ آرمی کے لوگ نہیں ہیں۔ آپ لوگ ان کی وردی سے ایسا نہ سمجھیں۔

میں حیران ہوں کہ ہم رونا رو رہے ہیں اور کوئی سننے والا نہیں ہے۔ وزیر صاحبہ یہاں بیٹھی ہوئی ہیں، نذیر تارڑ صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے کبھی یہ نہیں پوچھا۔ ہم نے سنا ہے کہ پشاور میں یہ Chief Commissioner کو لے کر آئے ہیں، وہ کراچی اور اِدھر اُدھر پتا نہیں کون سی نیک نامی کر کے ہمارے ہاں post کیے گئے ہیں۔ ان کے دل کو جس سے تسلی ہوتی ہے، یہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی ان کے دل کو مکمل تسلی نہیں ہوتی، ہم چور ہیں، ہم ڈاکے ڈالتے ہیں۔ میں حیران ہوں کہ کس طرح ان چیزوں کا ازالہ ہو گا؟ جناب والا! میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ آج کمیٹی بنا دیں اور ground reality جان لیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی قائد حزب اختلاف۔

Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! آج آپ نے دلاور صاحب کی گفتگو سنی، اس سے پہلے بھی اس ایوان میں اس مسئلے پر بات ہوئی، چھوٹے صوبوں کے دیگر مسائل پر بھی بات ہوئی لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ تمام گفتگو صرف گفتگو ہی رہتی ہے اور حکومت پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ جناب والا! وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ایک قانون کے تحت خیبر پختونخوا کے چند اضلاع میں ایک فصل جو وہاں کی specialty ہے، ان کی معیشت تباہ ہو رہی ہے، ان کا روزگار تباہ ہو رہا ہے، ان کا کاروبار تباہ ہو رہا ہے، ان کے ساتھ discriminatory سلوک ہو رہا ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ دوسری طرف آپ multinationals کو جن پر یہ بھی allegation ہے کہ آپ کی ان پر کوئی خاص مہربانی ہے، آپ انہیں نواز رہے ہیں۔ یہاں جو مسئلہ بیان ہوا، یہ آپ کو ہر طرف نظر آئے گا۔

جناب والا! آج جب ایوان کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی تو قاری صاحب نے تلاوت کا ترجمہ پیش کیا تو انہوں نے بڑی خوبصورتی سے اس ترجمے کا مفہوم اقبال کے شعر کی صورت میں بیان فرمایا، انہوں نے کہا کہ؛

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

جناب والا! معاملات اب اس نہج پر آ گئے ہیں۔ آپ پچھلے چند دنوں کے واقعات کو اٹھا کر دیکھ لیں، آئین، قانون، پارلیمان، جمہوریت، سب کے چہرے سے نقاب اتر گیا ہے اور اس نقاب کے پیچھے کمزوریاں ساری قوم پر عیاں ہو گئی ہیں۔ سب نے دیکھ لیا کہ آئین، قانون اور جمہوریت سے کس طرح کھیلا جاتا ہے؟ جناب والا! یہ نہایت افسوس ناک اور دردناک داستان ہے جو اس قوم کے ساتھ ہو رہی ہے۔ جناب والا! جمہوریت وہ ہے جس میں جمہور ہو، جمہوریت وہ ہے جس میں جمہور کی آواز ہو، جمہوریت وہ ہے جس میں جمہور کی حاکمیت ہو، یہاں جمہوریت میں سے جمہور کو نکال دیا اور بچہ جمورا بٹھا دیا، یہ ہے آج کی جمہوریت۔

جناب والا! جب health کے Bill پر بات ہو رہی تھی تو یہاں سے بھی بات ہوئی کہ ایوان فیصلہ کرے گا۔ ایوان میں legislation نہیں ہو رہی، یہاں قانون لاتے ہیں اور بولنے بھی نہیں دیتے، یہاں قانون لاتے ہیں اور اسے bulldoze کرتے ہیں۔ میں پھر کہوں گا کہ اس دور میں جو سب سے بڑا کھلواڑ ہوا وہ NRO-2 کی صورت میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ انہوں نے اپنی مرضی کا قانون یہاں سے bulldoze کیا اور اس کے نتیجے میں آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہاں cases واپس، یہاں بڑی بڑی چوریاں معاف، یہاں بڑے بڑے چور معاف، یہاں بڑی بڑی corruption معاف اور free for all کا ماحول ہے۔ جناب والا! انہوں نے بڑی کامیابی سے اپنے corruption cases تو دفن کر لیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے پاکستان کی معیشت کو بھی دفن کر دیا ہے، انہوں نے جمہوری روایات کو بھی دفن کیا ہے، انہوں نے اس پارلیمان کی روایات کو بھی دفن کر دیا ہے۔ Cases دفن ہو گئے ہیں لیکن cases کے استعارے آج بھی Avenfield کی صورت میں پارلیمان کے سامنے استعارے بن کر کھڑے ہیں۔

جناب والا! کیا کمال ہے، میں تو کہتا ہوں کہ آپ پر آفرین ہے کہ عمارتیں بھی وہاں موجود ہیں، 93-1992 سے آپ ان عمارتوں کے مکین بھی ہیں، آپ کہتے ہیں کہ یہ ہماری ہیں گو کہ آپ سمیع اللہ، کلیم اللہ کھیلتے رہے ہیں، ایک کہتا ہے کہ یہ میری نہیں ہیں، یہ اس کی ہیں، بھائی کہتا ہے کہ یہ میری ہمشیرہ کی ہیں، کوئی کہتا ہے کہ ہمارے بزرگوں کی ہیں، جس کی بھی ہیں لیکن موجود ہیں، آپ کی ہیں، آپ اس کے مکین ہیں، نہیں ہے تو اس کی رسید نہیں ہے، نہیں ہے تو money trail

نہیں ہے، نہیں ہے تو اس سوال کا جواب نہیں ہے کہ کس طرح پاکستان کے عوام کے سر سے چھت تو آپ نے چھین لی۔ آپ یہاں سے باہر بھی جاتے ہیں تو پر آسائش محلات آپ کا استقبال کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب والا! جمعے کا وقت ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ آپ نے ابھی audio leaks نے بھی دیکھی ہیں، audio leaks میں ان تمام چیزوں پر مہر ثبت کی ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس پر جو security breach ہے اس پر اب میں ان سے کیا کہوں، ہم ان سے کیا امید رکھیں لیکن دوسری بات میں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ان کے business کے مفادات ان کے نزدیک پاکستان کے عوام کے مفادات سے افضل ہیں۔ اس میں یہ ثابت ہوا کہ یہاں تمباکو والوں کو نہیں چھوڑتے اور اپنی فیکٹریوں کے لیے مشینیں انڈیا سے بھی منگوانی ہیں تو Prime Minister House استعمال ہونے کو تیار ہے۔ اگر اپنی housing society کے لیے grid station لگانا ہے تو اس کے لیے بھی Prime Minister House استعمال ہونے کو تیار ہے۔ لیکن سیاسی مخالفین کے اچھے کاموں کا بھی ستیاناس کرنا ہے، health card بھی واپس لینا ہے تو وہ اس کے لیے تیار ہیں۔ جناب والا! اس قوم کے ساتھ یہ کیا کھلواڑ ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین! میں پھر اسی طرف آؤں گا کہ 'خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی'، پاکستان کے عوام یہ سمجھ رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ آج کسان سڑکوں پر ہے، کسان اتحاد والے دو دنو ں سے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں لیکن حکومت بالکل ٹس سے مس نہیں ہو رہی، وہ کسے represent کرتے ہیں؟ وہ پاکستان کے کسان کو represent کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جناب والا! جمعے کا وقت ہے۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کی تقریر کے دوران یہ کہہ رہا ہوں لیکن چونکہ جمعے کا وقت ہے ورنہ کوئی issue نہیں ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! مجھے بات complete کرنے دیں۔ جناب والا! میں پورے پاکستان کی بات کر رہا ہوں، باہر کسان سراپا احتجاج ہیں، آج سڑکوں پر احتجاج ہو رہا ہے، آج کسان رو رہا ہے، اگر کسان روئے گا تو کل آپ کی food basket جو اس کے ہاتھ میں ہے، اس کا کیا ہو گا؟ میں پھر کہتا ہوں کہ 'خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی'۔ جناب والا! یہی وجہ ہے کہ پاکستانی قوم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اب وہ اپنی حالت خود بدلیں گے، آج پاکستانی قوم عمران

خان کی قیادت میں متحد ہو چکی ہے اور یہ فیصلہ ہو گیا ہے کہ جمہوریت میں جمہور کی آواز ہی بلند ہو گی، ہم جمہوریت میں جمہور کا حق لے کر رہیں گے۔ جناب والا! اس حکومت کو سوائے اپنے NRO کے، سوائے اپنے فائدہ کے، سوائے اپنے مالی مفادات کے انہیں کچھ نہیں ہے، اس کی قیمت کون ادا کر رہا ہے؟ ایک طرف مہنگائی، سیلاب میں جو تباہی ہوئی ہے، وہاں جا کر دیکھیں، یہ محلات میں بیٹھے ہوئے ہیں، بلوچستان اور سندھ میں جو پانی سے بچ گیا وہ سانپ سے مر گیا، سانپ کے کاٹنے کی دوائی نہیں ہے، جو سانپ سے بچ گیا وہ بھوک سے مر گیا لیکن حکومت ابھی تک خواب خرگوش میں ہے۔ وہاں مٹھائیاں کھلائی جا رہی ہیں۔ وہاں ڈھول پیٹا جا رہا ہے کہ ہمارے cases واپس ہو گئے ہیں۔ خدا کا واسطہ ہے کہ ایک نظر ادھر بھی ڈال دیں۔ ایک نظر اس ملک کے عوام کی صورت حال پر بھی ڈال دیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! آنیاں، جانیاں ان سے حکومت کا نظام بہتر نہیں ہوتا ہے۔ حکومت کا نظام concrete steps لینے سے بہتر ہوتا ہے، یہ اس وقت بہتر ہوتا ہے جب آپ کی ایک moral authority ہو۔ اس حکومت کی باقی کوئی moral authority نہیں رہ گئی ہے۔ اس حکومت کا کوئی moral mandate نہیں رہ گیا ہے۔ آج بھی وقت ہے کہ یہ ہوش کے ناخن لیں۔ پاکستان کے عوام کی آواز کو سنیں۔ الیکشن کرائیں۔ پاکستان کے عوام کو ان کی مرضی کی حکومت منتخب کرنے دیں ورنہ اس ملک کا مستقبل بہت غلط طرف جا رہا ہے، شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Leader of the House, please. The Committee has been constituted. I request the protesting members to sit down please.

Senator Azam Nazeer Tarar, Leader of the House

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: شکریہ، جناب چیئرمین! مجھے ایک منٹ سن لیں۔ آپ نے بات تو بڑی تفصیل سے کر دی لیکن اب سننے کا حوصلہ نہیں ہے۔ پہلی بات یہ ہے کہ سینیٹر دلاور خان نے خیبر پختونخوا کے حوالے سے جو بات کی، ہمارا فرض یہ ہے کہ ایسی باتیں چاہے پاکستان کے کسی بھی حصے کے متعلق ہوں، ہم اس کے متعلق جواب دیں۔ یہ ہماری duty میں شامل ہے۔ یہ مسئلہ کمیٹی میں ہی جائے گا۔ میری ابھی Minister of State for Finance and Revenue

سے بھی بات ہوئی۔ انہوں نے ابھی کہا کہ یہ tax فصل پر نہیں بلکہ processing پر ہے۔ سینیٹر دلاور خان نے اسے بیلچے اور مشینوں کی مثال دے کر explain کر دیا تھا۔ میری بھی گزارش یہی ہے کہ آپ اسے کمیٹی میں بھیجیں۔ وہاں پر وہ وزارت خزانہ کے ساتھ مل کر اسے discuss کریں گے اور اس مسئلے کو حل کریں گے۔

جناب چیئرمین: میں آپ سے مشورہ کرکے ایک کمیٹی بناؤں گا۔ اس میں Minister of State for Finance and Revenue بھی ہوں گی۔ دوسری ساری parties کو بھی اس میں شامل کریں گے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو جائے۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: ابھی Leader of the Opposition نے بات کی۔ وہ تھوڑا بوکھلا گئے ہیں کہ چار سال کی قانونی battle کے بعد کل اسلام آباد ہائی کورٹ کے division bench نے میرٹ پر 26 hearings کے بعد مریم نواز کو بری کر دیا۔

Mr. Chairman: Order in the House, please.

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ پرانے قانون کے تحت محترمہ مریم نواز شریف صاحبہ کے وکیل نے کہا کہ میں اسی قانون کے تحت بحث کر رہا ہوں۔ 26 پیشیوں کے بعد یہ فیصلہ آیا۔ اللہ تعالیٰ نے سرخرو کیا۔ یہ آپ کے احتساب کے بیانیے کے منہ پر ایک طمانچہ ہے۔ احسن اقبال عدالت سے بری ہوئے۔ مریم نواز بھی بری ہوئیں اور ان شاء اللہ العزیز باقی بھی بّری ہوں گے۔ آپ نے جو فسطائیت۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین: سینیٹر اعجاز احمد چوہدری براہ مہربانی انہیں بات کرنے دیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: آپ نے کہا کہ یہاں قوانین bulldoze ہوتے رہے ہیں۔ جب آپ نے State Bank of Pakistan گروی رکھا تو میں انہی opposition benches پر بیٹھا تھا۔ جب آپ نے NEPRA کے ہاتھ کھولے کہ وہ غریب عوام پر بجلی کے بم گرائے، آپ نے وہاں قانون کو bulldoze کیا۔ آپ نے Election Laws bulldoze کئے۔ مجھے ایک موقع بتائیں جب آپ نے اس ایوان میں discussion کرنے کی اجازت دی ہو۔ اپنے دامن میں جھانکیں۔

جناب چیئرمین: براہ مہربانی سنیں۔ قائد ایوان بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: جناب! آج انہیں اس وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے کہ ان کے امریکی سازش کے بیانیے کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ ان کے قائد محترم فرمارہے ہیں کہ اس پر کھیلو۔ پاکستان کی تقدیر کے ساتھ کھیلو۔ پاکستان کے ساتھ غداری کرو۔ پاکستان کو سفارتی تنہائی کا شکار کرو لیکن میری سیاست compromise نہیں ہونی چاہیے، میری حکومت نہیں جانی چاہیے۔ خدا کے لئے مجھ سے حکومت نہ لو چاہے پاکستان کہاں کا کہاں چلا جائے۔ میں یہ challenge کرتا ہوں کہ عمران خان کے اس audio leak پر ایوان میں کھل کر بحث ہونی چاہیے تاکہ پتہ چلے کہ پاکستان کا دوست اور غدار کون ہے۔ آپ بات کرنے سے پہلے دس دفعہ سوچا کریں۔ بات سننے کا حوصلہ رکھیں۔ آپ نے قوم کو نیب بیانیے کی بتی کے پیچھے لگا کر، قوم کو احتساب کے ٹرک کی بتی کے پیچھے لگا کر بڑی سیاست کر لی۔ اب عوام یہ بات نہیں سنے گی۔ آپ سے جواب مانگے گی۔ آپ سے ان سالوں کا حساب لے گی جو آپ نے بے گناہ لوگوں کو جیلوں میں ڈالا۔ اب عدالتیں انہیں انصاف دے رہی ہیں اور ان شاء اللہ دیتی بھی رہیں گی۔ خدا کے لئے بات سنا کریں۔ عدالت نہ آپ کی ہے اور نہ میری۔ عدالت آئین پاکستان کے تحت ہے۔ وہ اپنے آزاد فیصلے کرتی ہے۔ آپ کے حق میں فیصلہ ہو تو آپ باجے بجاتے ہیں۔ آپ کے خلاف ہو تو بین ڈالتے ہیں۔ آپ کہیں پر تو کھڑے ہو جائیں۔ کوئی ایک standard تو رکھیں۔ میں یہی عرض کروں گا کہ میں خود آپ کے پاس آؤں گا۔ Leader of the Opposition بھی آئیں اگر یہ مسئلے حل کرنا چاہتے ہیں۔ اگر سڑک پر ہی دمادم مست قلندر چاہتے ہیں تو اس کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: کمیٹی آج ہی بنائیں گے اور اس میں ساری پارٹیوں کے لوگ ہوں تاکہ اس مسئلے کو حل کر سکیں۔

سینیٹر اعظم نذیر تارڑ: کسانوں کے متعلق میں یہ عرض کروں کہ کل بھی وفاقی وزیر داخلہ ان کے ساتھ بیٹھے رہے ہیں۔ آج بھی مذاکرات ہو رہے ہیں۔ آج ہم اس matter کو کابینہ میں لے کر جا رہے ہیں۔ ہمیں پاکستان کے عوام کے دکھ درد کا احساس ہے۔ ہم responsibly کام کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم جلسوں میں کھڑے ہو کر بات کرنے والے نہیں ہیں، ہم اگلے دن عدالتوں میں جا کر معافی مانگنے والے نہیں ہیں۔ ہم پہلے گالی دے کر پھر معافی مانگنے والے نہیں ہیں۔

ہم logic سے بات کرتے ہیں۔ ہم تحمل سے بات کرنے والے ہیں۔ آپ بھی یہ حوصلہ پیدا کریں، شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر عبد القادر صاحب۔ قائد حزب اختلاف صاحب میں آپ کو کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ آپ کے اپنے سینیٹر کھڑے ہیں۔

(مداخلت)

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب! ہم بوکھلاہٹ کا شکار نہیں ہیں۔ یہ حکومت بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ ان کی اپنی مرضی سے جو audio leaks ہوئی ہیں ان سے یہ ثابت ہوگیا کہ cypher ایک حقیقت ہے۔ بیرونی مداخلت کے تحت یہ regime change کے مجرم ہیں۔ آپ یہاں پر discussion کروائیں۔ ہم جواب لے کر آئیں گے۔ اب پیچھے مت ہٹیں۔ آپ ایوان میں بحث کرائیں کہ cypher کی حقیقت کیا تھی، regime change کی حقیقت کیا تھی۔ یہ کہاں سے آئی؟ انہوں نے NRO-2 کے لئے کتنی فیس وصول کی؟ یہ قوم کو بتائیں کہ کس کے لئے انہوں نے اسے گڑھے میں ڈالا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم قوم کے خادم ہیں۔ آپ اس سے پوچھیں جس کے گھر میں بجلی کا بل آرہا ہے۔ آپ اس سے پوچھیں جس کے لئے انہوں نے پیراسٹامول بھی نہیں چھوڑی۔ آپ اس سے پوچھیں جس کے لئے انہوں نے آٹا بھی نہیں چھوڑا۔ آپ اس سے پوچھیں جس کے لئے انہوں نے پٹرول بھی نہیں چھوڑا کہ وہ خود کو آگ لگالے۔ یہ پتھر دل انسان اس قوم کے مسئلے کو نہیں سمجھ سکتے۔ اب یہ قوم کا فیصلہ ہے کہ وہ ان کا سامنا کرے گی۔

جناب چیئرمین: جناب ابھی نماز کا وقت ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: انہوں نے ابھی خود کہا کہ وہ ایوان میں regime change کے حوالے سے discussion کروائیں گے۔ ہم تیار ہیں۔ یہ ابھی نہیں بھاگیں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر عبدالقادر۔

Point of Public Importance raised by Senator Abdul Qadir regarding consideration of illegal ouster of Director Administration by Board of Governors of Virtual University

سینیٹر عبدالقادر: شکریہ، جناب چیئرمین! میں بس ایک منٹ چاہتاہوں ۔ بلوچستان کے لوگوں کو نوکریوں میں انکا جوproportionate quota ہے، وہ نہیں دیا جاتاہے۔ چونکہ ابھی جمعے کی نماز کا وقت ہے لہٰذا میںspecifically ایکcase کوexplain کرنا چاہتاہوں۔ Virtual University میں بلوچستان سے تعلق رکھنے والے کچھ آفیسر ہیں، ان میں ایک وہاں Director Administration ہیں۔ جناب میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ ان کے ساتھ ایک اور بھی ہے جوDirector Campuses ہیں۔ جو Director Administration ہیں، وہ پچھلے سات یاآٹھ سال سے وہاں کام کر رہے ہیں۔ وہ بلوچستان یونیورسٹی سے پڑھے ہیں۔ ان کیqualification یہ ہےکہ جو-founding vice chancellor تھے، انہوں نے ہی انہیں according to rules and regulations, appoint کیا تھا۔ اب یونیورسٹی انہیں through Board of Governors نوکری سے برخاست کررہی ہے۔ میری آپ سے یہ request ہےکہ آپ کوئی directions pass کریں کہ بجائےBoard of Governors کے، پہلے ایکindependent Committee سےinquiry کی جائے اوراس وقت تک ان کی نوکری کو کچھ نہیں کیا جائے۔ ہم نوکریاں تو نہیں دے سکتے ہیں لیکن چھیننے بھی تو نہیں۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب آپ وائس چانسلر یونیورسٹی کواس کے متعلق لکھیں اوران سے پوری معلومات لیں۔

The House stands adjourned to meet again on Monday, the 3rd October, 2022, at 4:00 p.m.

[The House was then adjourned to meet again on Monday, the 3rd October, 2022, at 4:00 p.m.]

Index

Dr. Aisha Ghaus Pasha 68, 73
Khawaja Saad Rafique 10, 11, 24, 29, 34, 46
Mr. Murtaza Javed Abbasi 74
Senator Azam Nazeer Tarar 54, 55, 66, 67, 82
Senator Bahramand Khan Tangi 15, 34, 46, 64
Senator Engr. Rukhsana Zuberi 23, 29, 32, 65
Senator Fawzia Arshad 42
Senator Hidayat Ullah 57, 58
Senator Hidayat Ullah Khan 58
Senator Kamran Murtaza 10, 11
Senator Muhammad Humayun Mohmand 60
Senator Saifullah Abro 52
Senator Saleem Mandiviwalla 65, 66
Senator Samina Mumtaz 56
Senator Shahadat Awan 66, 67
جناب مرتضیٰ جاوید عباسی 6, 7, 8, 9, 18, 19, 21, 22, 43, 45, 46
خواجہ سعد رفیق 27, 28, 31, 32, 33, 34, 37, 38, 40, 41, 48, 49, 50, 51, 52
سینیٹر اعظم نذیر تارڑ 64, 69, 70, 71, 72, 82, 83, 84
سینیٹر بہرہ مند خان تنگی 2, 3, 17, 19, 20, 21, 22, 36, 48, 64
سینیٹر حاجی ہدایت اللہ 9
سینیٹر دلاور خان 75, 76, 78, 82
سینیٹر دنیش کمار 7, 8, 9, 40, 41
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 79, 81, 82, 85
سینیٹر سلیم مانڈوی والا 68, 69
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 33
سینیٹر عبدالقادر 86
سینیٹر فدا محمد 44
سینیٹر فوزیہ ارشد 43
سینیٹر فیصل جاوید 20, 21, 50, 54
سینیٹر محمد اعظم خان سواتی 2, 28, 45
سینیٹر محمد صابر شاہ 45
سینیٹر محمد ہمایوں مہمند 58, 59, 60, 61, 62, 63
سینیٹر مرزا محمد آفریدی 44
سینیٹر مشتاق احمد 3, 22, 23, 68, 69, 70, 72
سینیٹر نصیب اللہ بازئی 6, 49
سینیٹر انجینیئر رخسانہ زبیری 26, 31, 39
سینیٹر دنیش کمار 27